

ماہنامہ



یہ  
ظہور احمد گوبی

چاند  
ع



# بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعہ الطریقہ فخر العلماء قدوة السالکین زبدة العارفین امام المتقین

مولانا الحاج محمد ذاکر بگویی نور اللہ مرقدہ

منجانب اراکین حزب الانصار بھلوہ پنجاب

(۱) اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت اسلام۔

اغراض مقاصد (۲) اصلاح رسوم (۳) احیاء اشاعت علوم دینیہ۔

قواعد و ضوابط (۱) رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ پذیرجہ وی۔ پی پانچ آنے زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ جو صاحب یا خریدار اس سے زیادہ رقم جو جس اعانت ارسال فرماویں گے۔ وہ معاون خاص منظور ہونگے۔ ایسے حضرات کے اسمائے گرامی شکر کے ساتھ درج رسالہ ہوا کریں گے۔

(۲) غریب و مفلس اشخاص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت سالانہ مقرر ہے۔

(۳) ارکان حزب الانصار کے نام رسالہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ چندہ و کنیت کم از کم ہر ماہوار یا تین روپیہ سالانہ مقرر۔ نمونہ کار پرچہ تین آنے کے ٹکٹ ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے۔ مفت نہیں بھیجا جاتا۔

(۴) رسالہ ہر انگریزی ماہ کے پیدے عشرہ میں ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ دیہات کے چھپڑی رسالوں کی غفلت اکثر رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جن صاحبان کو رسالہ ملے۔ وہ مہینہ کے اخیر میں اطلاق دے دیا کریں۔ ورنہ دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر مبنیاً

مہاجر سالہ شمسی ۱۳۸۱ھ اسلام بھیرے ہونی چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

# فصل اسلام

بھیرہ پنجاب

جلد ۵ باب ۱۰ مہ ۱۹۳۲ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ

صفحہ	تھمست مضامین	نمبر
۲	(ادیر)	۱
۳	(ادیر)	۲
۴	(ادیر)	۳
۵	(ادیر)	۴
۶	(ادیر)	۵
۷	(ادیر)	۶
۸	(ادیر)	۷
۱۶	چوہدری نجیب اللہ خان صاحب ایڈیٹر ٹیپو	۸
۲۹	خان زاہد نظام احمد خان صاحب بنگلہ	۹
۴۳	مولانا یوسف عباسی - بنارس	۱۰
۲۸	سید تاج الدین	۱۱
۷۰	(ادیر)	۱۲

# گزارشات

احباب کو بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اشاعت جریدہ اس قدر کم ہے کہ مصارف برفاقت نہیں ہو سکتے۔ ماہ دسمبر ۳۳ء سے پہلے احباب اس کے متعلق آخری فیصلہ فرما لیں یا تو ہر صاحب اپنی حیثیت کے مطابق ایک یا دو خریداری کریں یا بند کر دینے کا فیصلہ کریں۔ بند کر دینے کی صورت میں جو نقصان یا شہادت ہوگی وہ اُس کے ہوا خواہوں پر ہوگی۔ اب تک حزب الانصار نے اسے کار خیر سمجھ کر چھپایا۔ مگر حزب ان کی مالی حالت قابل اطمینان نہیں دارالعلوم عزیزیہ کے مصارف بھی قابل برداشت ثابت ہو رہے ہیں قوم نے آج تک ایسے مفید ارادے کی طرف سے بے اعتنائی برتی ہے۔ درواہ کے اندر ۸۷ وی بی بصورت انکاری واپس لے چکے ہیں۔ اشاعت کی موجودہ حالت سخت ہی دل شکن امید یلوں کی ہے۔ جمہور قارئین کی خدمت میں التجا ہے کہ اگر آپ اس کی زندگی بچائیں تو اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کریں۔

ماہ جب شجبان و رمضان کے مہینوں میں ذی ثروت و خیر خواہان زکوٰۃ کی رقم اکٹھا کرتے ہیں۔ ان مہینوں میں جملہ مساکین کا فرض ہے کہ اپنے اپنے حلقہ انہیں سے حزب الانصار کی امداد اور دارالعلوم کے تنہا بے کس طلباء کی اعانت کیلئے جلدہ فراہم کر کے ارسال کریں۔ زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف موجودہ زمانہ میں طالبانِ علوم دینی ہی ہو سکتے ہیں۔ اتحاد ادبے دینی کے دور میں جو طلباء کس بہرہ رسی کی حالت میں بزم تحصیل علوم ترک وطن کر کے دیار غیر میں سوکھے ٹھنڈے پڑنے پھولنے میں

زندگی بسر کر رہے ہیں وہ دین کے حقیقی مجاہد ہیں ایسے اشخاص کی امداد کیلئے رقم عطیہ کرنا دین کی صحیح و سچی خدمت قرار دی جاسکتی ہے۔ ممکن ہے کہ انہیں گودرہی پوش اور مسجد کے حجرہ نشین طلباء میں سے کوئی راضی و غرضالی جیسے نکتہ شناس اور ہر اسرار و رموز پیدا ہو جائیں اور ممکن ہے کہ حزب الانصار کے اس ننھے پونے دھارالعلوم کی کلیاں کھل کر گزار عالم کو اپنی خوشبو سے سحر بنا دیں :

حزب الانصار کا عظیم الشان پانچواں سالانہ جلسہ مورخہ ۳ نومبر ۳۴ء یکم دسمبر ۳۳ء بروز جمعہ و سبتہ و اتوار بمقام جامع مسجد مجریہ نہایت بزرگ و اہتمام سے منعقد ہوا۔ نامور علمائے کرام اپنی تقاریر مسلمانوں میں روحِ عمل پیدا کرنے کی سعی فرمائیں گے :

دارالعلوم عزیزیہ مجریہ میں اس وقت چار درس اثنی طلباء کو تعلیم دے رہے ہیں بغیر اور تین طلباء کے جملہ مصارف دارالعلوم نے اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ شہر مجریہ میں اب تک حزب الانصار کے تین موجد یا ارکان بنائے جا چکے ہیں۔ شہر میں دو جگہ مسجد دروازہ چک والا و محلہ پراچگان (بعد نماز فجر قرآن مجید کے ترجمہ کا درس دیا جاتا ہے۔ جن میں کم و بیش ساٹھ ستر آدمی شامل ہو کر قرآن مجید کے اسرار و معارف سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ سالانہ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے مجلس استقبالیہ قائم ہو چکی ہے۔



مسلمانوں کی محنت اور مسلمانوں کا ذریعہ حاشیہ ہے۔۔۔ ان پر اس گورنٹ کا شکوہ جب ہے۔ جو شخص ان کا شکیہ دہا نہیں اس نے خدا کا بھی نہیں کیا۔ اور ان کی صف اول دنیا میں ہے۔ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنٹ نہیں جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا ہو۔ میں پرچہ بچتا ہوں۔ کہ جو کچھ ہم پوری آبادی سے اس گورنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں حدیث ہم کہ غلطیہ یا عدنیہ مشورہ میں مجھ پر بھی پرکھ جائیں لا سکتے۔ (ازالہ حاشیہ ص ۱۵۸) ہم اس رحم و کرم خدا کا بہت بہت شکرا کرتے ہیں جس نے ایسی حسنہ رعیت پروردگار گستر سید اختر ملک کے زیر سایہ ہمیں نپاہ دی رتختہ قیصرہ ص ۱۱۱ الہی اس ہمار کہ قیصرہ ہند دام ملک کو دیر گاہ تک ہمارے ریلوں پر مسافر رکھ (نثارہ قیصرہ ص ۱۱۱) قیصرہ ہند خدا تعالیٰ کو آفتوں سے نگاہیں رکھے۔ ہم مستغیث بن کر رہے پاس آئے ہیں اور ان کی اول ص ۱۱۱ جس نے عالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں نپاہ دی ہو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے (شہادۃ القرآن نمبر ۱۰۸) اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا۔ تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے (دورانق ملک صفحہ ۱۰۸) مجھے ایک ایسی گورنٹ کے سایہ رحمت میں بگڑ دی۔ جس کے زیر سایہ میں بی بی آبادی سے اپنا کام

نصیحت اور حفظ کا کردار ہوں۔ مگر خیال کرتا ہوں جو غائب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے۔ ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنٹ ہوتا یا تختہ قیصرہ ملک انگریزوں نے طاری دیں (میزان دعوہ) کو ایک قسم کا مدد دی ہے۔

رفوئہ الامام ص ۳۳۸

گورنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ

یہ آسانی کا روحانی میں کر رہا ہوں۔۔۔ کیا میں

اسلام بل میں امن کے ساتھ اس دعویٰ کو پھیلایا

سکتا ہوں۔۔۔ کیا اس جگہ کے دروازے مودی اور

قاضی حیدر نہیں کرینگے۔ (تبلیغ رسالت ص ۱۱۱)

قارئین خط کشیدہ الفاظ پر غور کر کے بیٹے کا باپ کے خلاف

مثنوی لائحہ فرامیں۔ امت میرزا میرزا اپنے بیٹوں کی تقلید میں گورنٹ

برطانیہ کو اپنا میاں لیا تو کبھی ہے۔ حکام کے پاس مستغیث بن کر جانا

چاہتی ہے مگر میرزا محمود صاحب انہیں بزدل سناقت اور بے ایمان

کا خطاب دے رہے ہیں۔

میرزا بیٹوں کی تعداد کے متعلق دروغ عظیم

میرزا غلام احمد انجمنی نے اپنی آخری تصنیف پیغام صلح میں اپنے

میرزا کی تعداد چار لاکھ ظاہر کی تھی۔ کوکب درمی کا میرزا بیٹے

مصنف میرزا صاحب کی وفات کے وقت میرزا بیٹوں کی تعداد پانچ لاکھ

میان کرتا ہے۔ مقدمہ اخبار مباحثہ میں میرزا بیٹوں کی تعداد پانچ لاکھ

کی تعداد دس لاکھ بیان کی تھی۔ ۱۹۳۱ء میں کوکب دہری کے مؤلف کے قول کے مطابق بین لاکھ میرزائی دنیا میں موجود تھے۔ ستمبر ۱۹۳۲ء میں بھیرہ کے مشاہیر میں مولوی مبارک احمد پرنسپل جامعہ اسلامیہ دیان نے میرزائیوں کی تعداد چار لاکھ بیان کی تھی حال ہی میں عبدالرحیم دود میرزائی مین نے انگلستان میں مشرقی کے سامنے بیان کیا تھا۔ پنجاب کے مسلمانوں میں غالب اکثریت احمدیوں کی ہے۔ پنجاب قریب ۱۲ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اس حساب سے بقول مشرور کم از کم ۷ لاکھ میرزائی پنجاب میں موجود ہیں۔ مگر میرزا احمدی صاحب اپنے خطبہ جمعہ میں اصل حقیقت کا انکشاف کر دیا ہے فرماتے ہیں:-

جس وقت ہماری جماعت کی تعداد آج کا تعداد سے بہت کم یعنی سرکاری مردم شماری کی رو سے اٹھارہ سو تھی۔ اس وقت بد کے خریداری کی تعداد ۱۰۰ لاکھ تھی۔ اس وقت سرکاری مردم شماری کی رو سے پنجاب کے احمدیوں کی تعداد چھین ہزار ہے۔ اور اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے۔

تو ہم سے اخبار کے صرف پنجاب میں چار ہزار سے زائد خریداری ہونے چاہئیں۔ اگر اس امر کو دیکھا جائے کہ تعداد مردم شماری کا نو سے بیان کی گئی ہے قطعاً صحیح نہیں اور پنجاب کے علاوہ سندھ، تان اور دوسرے ملک کے احمدیوں کو بھی دیا جائے تو اخبار الفضل کے

اس وقت کم از کم سات ہزار خریداری ہونے چاہئیں۔ مگر اس کی خریداری پندرہ اور اٹھارہ سو کے درمیان ہوتی ہے۔ (خطبہ خلیفہ محمود۔ الفضل ۵۔ اگست ۱۹۳۲ء)

مذاہم کو کے اگر اس بیان کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ اور میرزائیوں کی تعداد کے متعلق اس کے بیان کو مبالغہ آمیز نہ سمجھا جائے۔ تو میرزائیوں کی تعداد دس لاکھ سے زائد پر ایک لاکھ بھی ثابت نہیں ہو سکتی یہ تعداد لاہوری جماعت کو خارج کرنے کے بعد بہت کم رہ جاتی ہے۔ شیعوں کی تعداد کے متعلق درجہ کی کذب باقی

شیعوں کے اخبار درجہ ہندوستان میں شیعوں کی تعداد پونے تین کروڑ بتلاتا ہے۔ حالانکہ دوسرے صوبوں کے مطابق پنجاب کے شیعہ بلحاظ تعداد بہت ہی بڑھے ہوئے ہیں۔ ۱۹۳۱ء کی سرکاری مردم شماری کی رو سے پنجاب کے ۱۲ کروڑ مسلمانوں میں سے شیعوں کی تعداد ساڑھے تین لاکھ سے کم ہے۔ شیعہ میرزائی۔ اہل حوث اور اہل قرآن کی مجموعی تعداد پانچ لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اہل ایک کروڑ بیس لاکھ مسلمان اہلسنت و جماعت کے مسئلہ کے پابند اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں آباد ہیں۔ سندھ، تان کی مسلم آبادی کا چھٹا حصہ پنجاب میں آباد ہے۔ پنجاب میں شیعوں کی تعداد سے تمام سندھ، تان کے شیعوں کی تعداد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ علاقہ دکن۔ وسط ہندوستان۔ اہل بنگال کے اکثر اضلاع اور صوبہ بہار

۱۰ غلطہ سرکاری مردم شماری کی رو سے پنجاب کے میرزائیوں کی تعداد یکین ہزار ہے۔ جس میں لاہوری جماعت کے میرزائی بھی شامل ہیں۔ جن کی تعداد کئی ہزار ہے۔ ملاحظہ ہو گورنمنٹ کا رپورٹ مردم شماری ۱۹۳۱ء

میں شیعوں کی کوئی باقاعدہ جماعت موجود نہیں ہے شیخان ہند  
نہ ہی مرکز لکھنؤ میں بھی ۷۷ فیصدی مسلم آبادی سنی المذہب  
ہے۔

## قادیان میں منافقین

میرزا محمود اپنی جماعت کو ہدایت کرتے ہیں کہ :-

”میں نے ہمیشہ جماعت کو کہا ہے کہ منافقوں کو ظاہر کر دو  
اور ان کی پوشیدہ کارروائیوں کو کھولو مگر جماعت اس

طرف توجہ نہیں کرتی۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ

ایک دین سے زائد آدمی قادیان میں ایسے بھی رہتے

ہیں جن کی مجالس میں قلندہ انگریز کی گفتگو کیں ہوتی

رہتی ہیں۔ اور جو باہر سے آنے والوں کو درغلالتے رہتے

ہیں۔ اب فرصت ہے کہ ایسے لوگوں کو الگ کیا جائے

اس لئے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ منافقوں

کو ظاہر کرے۔۔۔۔۔ یہاں یقینی طور پر چند منافق

موجود ہیں۔۔۔۔۔ ان منافقوں کو صرف میں ہی

نہیں جانتا۔ اور بھی بیسیوں لوگ جانتے ہیں کسی کو

ایک منافق کا علم ہو گا کسی کو دو کا۔۔۔۔۔ جب تک

تم منافقین کے اخراج کیلئے عملی قدم میں جدوجہد

نہیں کرو گے اس وقت تک انہی وقتن سے محفوظ

نہیں رہ سکتے۔۔۔۔۔ اگر اب بھی آپ لوگ توجہ

نہیں کریں گے تو میں خدا تعالیٰ کے حضور بری کلوزم

ہونگا۔ اور اس صورت میں اگر آپ پر کوئی غدا ب

تکلیف آئے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں :-

(اجار الفضل ۵ رگت ۱۹۳۳ء)

## عدوی ترقی صداقت کی دلیل نہیں

قادیانی ہمیشہ اپنی عدوی ترقی کو صداقت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔

مگر میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دو مخلص صحابی اور جواری (مولوی

محمد علی ایم۔ لے وڈاکٹر ثبات احمد صاحب) نے انہیں پیغام صلح لاہور

مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۳ء میں اعلان کیا ہے کہ :-

• اگر ہمارے قادیانی دوست عدوی ترقی کو اپنے حق پر ہونے

کی دلیل سمجھتے ہیں تو پھر مسیح کو خدا بنانے والے حق پر ہونے

جن کے سامنے انہیں رسول ماننے والے کم ہونے چاہئے

قادیانیوں کی ترقی پر سرستی کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کی عامہ

ذہنیت ہو گئی ہے۔ کہ اگر گدھے کے سر پر بھی پر کیا جائے

دیا جائے۔ تو یہ لوگ اسی کے آگے جھک جائیں گے۔

ان ٹیڈ اور جاہل تو ایک طرف ہے بڑے بڑے

لکھوں لوگ بھی کیفیت ہے۔ (پیغام صلح ۲۳ مئی ۱۹۳۳ء)

## میرزائی جماعت میں کون لوگ شامل ہوئے

دوہیل کے قوال اور میرزا صاحب کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے کہ

مولوی محمد علی ایم۔ لے لاہوری کا بیان بالکل صحیح ہے۔ میرزا صاحب

کی جماعت میں نہ دل۔ کم حوصلہ۔ نا عاقبت اندیش اشخاص شامل

ہوئے۔ بعض اشخاص مولوی نور الدین کے ذاتی اثر سے پھنس گئے۔

بعض لوگ میرزا صاحب کے پرنے رفقاء میں سے تھے۔ جو علیحدہ

ہوئے۔ اور اس قسم کی جماعت تیار ہونے پر اور دعویٰ مہدویت و



مسیحت و محمد دیت کرنے پر گدی قائم ہو گئی۔ کمزور دماغ والے۔  
ضعیف اعتقل اور بعض لکھے پڑھے سمجھدار انتہا خاص بھی قادیانی  
گدی کی طرف مائل ہو گئے۔

میرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں تو دس ہزار  
کے قریب تو طاعون کے ذریعے سے ہی میری جماعت میں داخل ہوئے  
دعوت مندو مشائخ طاعون سے ڈر کر میرزا بیست میں داخل ہو گئے۔  
مگر افسوس ہے کہ اکثر میرزائی مرض طاعون کا شکار رہ کر اپنی ملکیت  
ہوئے۔ جو لوگ بچ رہے انہوں نے اپنا محفوظ رہنا میرزا صاحب کی  
کرامت سمجھا۔ اور میرزائی دھرم میں ولی رشتہ سے داخل ہو گئے  
سیوۃ المہدی میں ان سے منقلب ہے۔ کہ میری جماعت میں تین قسم کے  
لوگ ہیں سب ایک وہ جو طاعون کے ڈر سے شامل ہو گئے۔ دوسرے  
وہ جو مولوی نور الدین کے اثر سے بیعت قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے  
تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو حسن ظنی کی بنا پر داخل سلسلہ ہوئے۔  
میرزا صاحب نے اپنے مشاہدہ کی بنا پر اپنی جماعت کو سفلہ۔ جو مرض  
بھیڑیئے اور درندے وغیرہ کا خطاب دیا۔ انتہا تحفہ شہاد  
القرآن میرزا محمد نے اپنے خطبہ میں میرزا بیوں کو دنیا کے خبیث  
نریں وجود قرار دیا۔ (الفصل ۲ جون ۱۹۳۲ء)

### میرزائے قادیان کی جہالت کا ملہ

مولانا غلام دستگیر صاحب تصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب  
فتح رحمانی ص ۲ پر لکھا تھا کہ اے مالک الملک ..... مرزا قادیانی  
اور اس کے حواریوں کو توبۃ النصوح کی توفیق رفیق عطا فرما۔  
اور اگر یہ مفکر نہ ہیں تو ان کو مورد اس ایست فرقانی کا بنا۔

فقط طم و ابوالقوم الذین ظلموا۔ مولانا مرحوم کچھ عرصہ  
کے بعد انتقال فرما گئے۔ میرزائے قادیان نے اسی ایک طرفہ  
دعا کو مباہلہ قرار دیا۔ اور اپنی کئی تصانیف میں مولانا مرحوم  
کا وفات کو اپنا معجزہ و نشان قرار دیا۔ حقیقتہً الہی ص ۲۲ میں  
لکھتے ہیں مولوی غلام دستگیر تصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ  
کیا۔ اپنی کتاب میں دعا کی کہ جو کا ذب ہے خدا اس کو ہلاک کرے۔  
اس کے بعد میرزائے قادیان نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری  
کے منقلب اسی قسم کی دعا کی۔ کہ لے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں  
سچا فیصلہ دے۔ اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب  
ہے۔ اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھائے۔ (انتہار  
مورخہ ۵ اپریل ۱۳۵۰ء)

اس انتہار کے بعد سو سال کے اندر میرزا صاحب دنیا  
سے رخصت ہو گئے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ مجھ میں  
نگرینوں کی جماعت نہایت دھمائی و بے حیائی سے اپنے عقائد  
پر قائم ہے۔ اور میرزا صاحب کے اس آسمانی فیصلہ کی تصدیق  
نہیں کرتے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دعا بطور مباہلہ کے تھی۔ چونکہ مولوی  
ثناء اللہ صاحب بالقابل دعا وہ نہیں کی۔ لہذا مباہلہ واقع نہیں ہوا  
اس طرح یہ جماعت میرزا صاحب کے مذکورہ طریق مباہلہ کا انکار کر گئے  
اپنے پیشوا کی تذبذب کر رہے ہیں۔ میرزا صاحب نے اپنے مخالفوں کی  
غلام و دستگیر صاحب کی ایک طرفہ دعا کو مباہلہ قرار دیا تھا حالانکہ  
اس دعا میں ہرگز یہ الفاظ نہ تھے۔ کہ ہم میں سے جو کا ذب ہے وہ  
صادق کے سامنے مرے۔ یہ میرزا صاحب کا صریح انکار اور

کی قطع و تین دہاکت) نہوتی - تو لہذا کھلے الفاظ میں خدا ہونے کا دعویٰ کر دیتے -

مرزا صاحب نے جس حکمت عملی سے آہستہ آہستہ اپنے دعویٰ کا اظہار کیا ہے - اس سے پہلے اس دعویٰ کی تائید ہوتی ہے - میرزا نے سنہ ۱۸۹۹ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا - اور اسی پل میں محدثیت کا دعویٰ کرتے ہوئے محدثیت کو بطلی نبوت قرار دیا علماء اسلام نے اپنی فرست سے میرزا کو اپنی اصلی حالت میں دیکھ لیا - دو سو علمائے پنجاب و سندھ نے میرزا پر کفر کا فتویٰ لکھا - اور فتویٰ میں تحریر فرمایا - کہ

”اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے - اور اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا اس کا دوسرا نام محدثیت ہے اور محدثیت کے معنی سے وہ نبوت کا مدعی ہے - مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی لیے بیان کئے ہیں - اور ان کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا (فتویٰ کفر ص ۷۰ و ۷۱) قادیانی کا حق نبوت کو نہت تشریح اور کلام سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دیکر اپنے لئے بجز نبوت اور ایک نوع نبوت کو قبول کرنا اور ایک قسم کا نبی کہنا ناقص صاف مشرک ہے کہ وہ اپنے آپ کو انبیائے نبی اسرائیل کی مانند (جو نبی شریعت نہ لاتے بلکہ پروردی سابق شریعت کی کرتے اور نبی کہلاتے تھے) نبی سمجھا ہے - (فتویٰ کفر ص ۷۱)

سفید جھوٹ ہے - اور ایسے ہی اکاذیب کا طوبار اس کی کتابوں میں موجود ہے - حال ہی میں مولوی عمر الدین شملوی مبلغ جماعت میرزا یحییٰ لاہور کو قادیانی مبلغ محمد یوسف نے نوکہ بجز اب حلف اٹھانے کیلئے کہا - اس پر مولوی عمر الدین نے جواب دیا کہ یہ مجاہد ہو جاتا ہے - اور مباہلہ ایسے امور میں جائز نہیں - اس پر قادیانی مبلغ محمد یوسف نے اخبار الفضل قادیان موضع ۱۵ جولائی ۱۳۳۲ھ کے صفحہ ۶ کا نمبر ۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ ”یہ بھی ان کی جہالت کا ملہ کا ثبوت ہے کہ یک طرفہ حلف ہو کر بجز اب کو مباہلہ قرار دیتے ہیں“ گویا قادیانی مبلغ کیلئے ایک طرفہ حلف ہو کر بجز اب کو بھی مباہلہ قرار دینا جہالت کا ملہ کا ثبوت دینا ہے - مگر میرزا نے قادیان نے یک طرفہ دعا کو بھی مباہلہ قرار دیا تھا - لہذا وہ اچھل ثابت ہوئے :-

## کشف حقائق

یعنی  
انجمن میرزا یحییٰ کلکتہ کے وصل و تلبیس کا انکشاف  
سلسلہ اشاعت گذشتہ

میرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ خدائی

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مصلح - مجدد - مہدی - مسیح - کرشن - جس سنگھ و فیرو کے دعاوی کے بعد ارتقاءئے منازل طے کرتے ہوئے بقول میرزا محمود سنہ ۱۹۰۸ء میں نبوت کے عہد پر فائز ہوئے تھے - بعد ازاں اپنے دعویٰ خدائی کے لئے ابتدائی تیاریوں میں مصروف تھے - اگر ان کو مہلت ملتی اور سات سال کے اندر ہی ان

قائمن میرزا صاحب کے الفاظ کا بخود مطالعہ کریں ۱۹۱ء  
میں علمائے اسلام نے یہ اعلان کیا کہ میرزائے قادیانی نبوت  
غیر شرعی کا مدعی ہے۔ اس لئے کافر ہے مگر میرزا صاحب ان  
کو گمراہ کرنے کیلئے یہی کہتے رہے کہ ان لوگوں نے میرے  
قول کو نہیں سمجھا۔ میں اسی نبوت کا مدعی نہیں ہوں وغیرہ وغیرہ  
مگر مریدوں کی جماعت تیار ہونے کے بعد اور مناسب موقع  
دیکھ کر ۱۹۱۱ء میں ایک غلطی کا ازالہ کے عنوان سے ایک  
اعلان شائع کیا جس میں ظاہر کیا کہ :-

بعض مرید ہماری تعلیم سے ناواقف ہیں۔ اور  
مخالفین کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم نے نبوت کا دعویٰ  
نہیں کیا حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

۱۱، جو دہی میرے پر نازل ہوئی ہے اس میں سینکڑوں  
دفعہ مجھے مرسل۔ رسول اور نبی کہا گیا ہے۔ اور اس وقت  
تو بالکل حرج اور توضیح کے ساتھ یہ لفظ موجود ہیں۔

۱۲، براہین احمدیہ کو انیس برس ہو چکے ہیں۔ اس میں تمنا  
کھا ہے کہ محمد رسول اللہ (جری اللہ فی جلال) نبی  
ہو اللہ ہی اس پر رسول اللہ باطنی و ظاہری الحق  
لیطہ علی الذین کلمہ۔ دنیا میں ایک نظیر آیا۔  
(دنیا میں ایک نبی آیا جس سے مراد میں ہوں اور  
مجھے محمد رسول اللہ اور جری اللہ کہا گیا ہے۔“

باپ کے بعد بیٹے یعنی میرزا محمود نے حقیقتہً نبوت  
میں اصل حقیقت کا انکشاف کر دیا۔“

اس کے جواب میں میرزا غلام احمد صاحب نے حسب ذیل اعلان  
شائع کر کے مسلمانوں کو اپنے دعویٰ کے متعلق فریب دینا چاہا  
میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں۔ کہ یہ شخص نبوت کا  
مدعی .... ہے .... یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ میں  
نبوت کا مدعی ہوں .... بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو  
اسلامی عقائد میں داخل ہیں ختم المرسلین کے بعد کسی دور  
مدعی نبوت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ لاشعرا ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۱ء

”جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بدبین اور دائرہ اسلام سے  
خارج سمجھا ہوں (تقریباً اکتوبر ۱۹۱۱ء) نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ  
محدثیت کا دعویٰ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے“  
(ازالہ ص ۲۱) ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔“  
(مجموعہ انتہا رات ص ۲۲) مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت  
کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں (حاجۃ البشری)  
ان لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا اور یہی کہا کہ یہ شخص  
نبوت کا مدعی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ان کا یہ قول میری کذب  
ہے (حمادہ ص ۱۸) کیا یہ بخت مغتری جو خود رسالت اور  
نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے  
راجماعہ (تھم ص ۱۱) (میری تحریروں میں) بجائے لفظ نبی کے  
محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو بخوبی نبی کے  
لفظ کو کاٹنا ہوا تصور فرمائیں۔ (۳) فردری ص ۱۸۸، ۱۸۹  
عبدالحمید صاحب کے ساتھ مباحثہ کے بعد آٹھ گواہوں  
کے دوبارہ اقرار



وہ جس کا دعویٰ کرنا  
ادنیٰ خدا کی کا دعویٰ بھی تھا  
سے ظہور میں آئیگا۔ (شہادۃ  
القرآن ص ۵۸) یہی نبوت کا  
دعویٰ کرنا۔ اور پھر خدائی کا  
دعویٰ دارین جائیگا (خزینۃ الحقائق  
جلد اول ص ۱۹)

۱۳) بہت سے مہمان یودی طبع  
وہ جس سے مل جاویں گے۔  
یعنی وہ لوگ بظاہر مسلمان نہ  
اور وہ جس کی دُن کے ساتھ  
ہیں ملائیں گے۔ (دراور اہل  
ص ۴۴)

بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح امت میرزا ثناء دعوے اسلام کیا  
اپنے مزمومہ وصال کی ہاں میں ہاں ملانا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ سر  
شہید نے ان کے متعلق ہی پیشگوئی کی تھی۔  
یا راں چہ عجب راہ دوز گئی دارند  
مصحف یہ نعل دین فرنگی دارند

۱۵) پس یہ اس پیشگوئی کا ظہور تھا، امت خدائی کے فضل سے  
کے کچھ حدیثوں میں آیا ہے کہ  
ستر ہزار کے قریب بیت کرنا  
ستر ہزار مسلمان کہلانے والے حال  
کے ساتھ مل جائیں گے اور اسلام  
السیح ص ۵)

۱۶) سچا ہے وہ خدا جس نے قادیان  
میں اپنا رسول بھی (دفع البلاء)  
میں اپنے کشف میں نبھا  
کہ میں خود خدا ہوں۔ (در  
یقین کیا کہ وہی ہوں) (آئینہ  
کلمات ص ۵۶)

۱۷) میرزا صاحب نے انگریزوں کو  
وہ جس قرار دیا۔ اور ریل الکا  
گدھا (زالہ) مگر ان کی خوشنودی  
کیسے جہاد کو متروک قرار دیا  
اور تمام عمران کی ہاں میں ہاں  
ملانے سے۔ اسلام کا دعویٰ

بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح امت میرزا ثناء دعوے اسلام کیا  
اپنے مزمومہ وصال کی ہاں میں ہاں ملانا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ سر  
شہید نے ان کے متعلق ہی پیشگوئی کی تھی۔  
یا راں چہ عجب راہ دوز گئی دارند  
مصحف یہ نعل دین فرنگی دارند

۱۵) پس یہ اس پیشگوئی کا ظہور تھا، امت خدائی کے فضل سے  
کے کچھ حدیثوں میں آیا ہے کہ  
ستر ہزار کے قریب بیت کرنا  
ستر ہزار مسلمان کہلانے والے حال  
کے ساتھ مل جائیں گے اور اسلام  
السیح ص ۵)

کیا اب ستر ہزار آدمی میرے  
ساتھ داخل بیت ہیں یا نہیں؟  
(زول المیج ص ۱۴)

۱۸) میرزا صاحب کہتے ہیں کہ مجھے  
اختیارات کا مالک ہو گا (زالہ) (اللہ اعلم)  
اس وقت شیشا ان یقول لہ  
کن فی کوٹ۔ (حقیقۃ الحق)

اس تہذیب کے بعد ہم میرزا صاحب کے دعویٰ الوہیت پر نظر  
ڈالتے ہیں۔

مخاطبہ میرزا۔ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ میرزا صاحب نے خلائی کا  
دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا۔ لعنت اللہ علی  
الکاذبین (ٹریکٹ انجمن میرزا ثناء دعوے ص ۵)

۱۹) اب۔ آپ کا بیجا جواب ایسا ہی ہے جیسا ۱۸۹۲ء میں علماء  
اسلام کا جواب میرزا جی نے دیا تھا۔ میرزا جی کو صاف الفاظ میں  
خدائی کا دعویٰ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ مگر انہوں نے اس دعویٰ کی  
بنیاد اچھی طرح قائم کر دی تھی۔

میرزا صاحب نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نخل  
قرار دیا۔ اپنے لئے ظنی نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:-

نشان اسمانی ص ۲۔ شہادۃ القرآن ص ۵۵۔ رسالات الصافیین  
ص ۵۵۔ حقیقۃ الحق ص ۵۶۔ اونیو۔ زول میج حاشیہ ص ۲  
لکھتے ہیں کہ میرزا محمدی نبوت کی چادر کو ہی ظنی طور پر اپنے اوپر  
لے لیوں۔ اسی طرح میرزا صاحب مدعی ہیں کہ مجھے اللہ ہوا۔



میں تجھ سے ہیں اور تو مجھ سے ہے۔ تو میری توحید اور شہادت کی جگہ ہے۔ (اربعین ص ۲۵) اور (خلافتیہ اندریا) کتاب البرہ - راسخین عین اللہ والیقین اتنی ہو (اٹھ ص ۵۶)۔ زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں۔ جیسے میرے ساتھ ہیں۔ (برہین ص ۱۱) تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔ تو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میری جگہ اور تو مجھے اس مقام اتھاویں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں خدا اپنے عرش سے تیری تریف کرتا ہے۔ تو اُس سے نکلا۔ تو جہاں کا لوہ ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ تو خدا کا وفار ہے۔ تو کلمہ الازل ہے جس طرف تیرا منہ۔ اُس طرف خدا کا منہ۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو گاہی نہیں۔ اے گو اہم ہمارے پاس خدا کا نور آیا

کتاب البرہ ص ۷۷) میرا محمود احمد صاحب احدث یعنی حقیقی اسلام ص ۶ پر فرماتے ہیں۔ میرزا صاحب پر خدا تعالیٰ نے اپنی صفات کی چادر ظلی طور پر اڑھائی۔

اب قارئین کرام میرزا صاحب کے سابقہ طرز عمل کو ملاحظہ فرما کر نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے ظل چھنے کا دعویٰ کر کے میرزا صاحب عین محمد بن گئے تھے (ملاحظہ ہو ذکر الہی ص ۱۷ مؤلف میرزا محمود) اور نبوت کی ظلی صفات کی چادر نے میرزا صاحب کو بھی بنا دیا (ملاحظہ ہو میرزا صاحب کا زمانہ سدر جہزول مسیح حاشیہ ص ۱) کہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ پس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اس قلند دعویٰ کے بعد خدا کی صفت کی چادر اوڑھ کر حلول و انکساف برقعہ اور اتحاد کا دعویٰ کرتے ہوئے کیوں نہ میرزا صاحب خدا کی کا علی الاعلان دعویٰ کرتے جبکہ وہ تمام ان اوصاف کو حاصل کر چکے تھے۔ جو دعویٰ خدا کی جیسے ضروری ہو سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں میرزا صاحب دعویٰ ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ انہما امرک اذا دوت شیعنا ان نقول لہ کن فیکون۔ (حقیقتہ الہی) یعنی میرزا صاحب کہ کن فیکون اختیارات عطا ہو چکے ہیں نیز خطبہ الہام میں کہتے ہیں کہ مجھے زندہ کرنے اور فنا کرنے کی قوت عطا کی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ الوہیت کا مرتبہ ان کو حاصل ہو چکا تھا۔ کیونکہ میرزا صاحب ایسے اختیارات عطا ہونے کو الوہیت کا مرتبہ قرار دیتے ہیں جیسے کہ وہ انالہ اوہم خورد ص ۲۳ و ص ۲۳ پر لکھتے ہیں۔ ”خدا تعالیٰ کی یہ نشان ہے کہ انما امرک اذا دوت شیعنا ان نقول لہ کن فیکون۔ اسی طرح وہ (دجال) بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دکھا بیٹھا۔ مارا زندہ کرنا اس کے اختیار میں بیٹھا۔ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے۔ اس موصلاً تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف میں آیا ہے۔ کیا صدق آیات و آئی ہمیشہ کیلئے یہ فیصلہ مطلق نہیں مانتا کہ کسی زمانہ میں بھی خدا کی اختیارات انسان (کلمۃ الذات باطلان الحقیقت کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایسے پر ترک اعتقادات ان دلوں میں جمع ہوئے ہیں کہ ایک کا فرض حقیر کو الوہیت کا تمام تختہ مارچ پور کر رکھا ہے۔ اور ایک انسان ضعیف انبیاء کو اپنی عظمتوں اور قلندوں میں خدا تعالیٰ کے برابر سمجھ لیا ہے۔ آہ!

اب قارئین کرام میرزا صاحب کے سابقہ طرز عمل کو ملاحظہ فرما کر نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے ظل چھنے کا دعویٰ کر کے میرزا صاحب عین محمد بن گئے تھے (ملاحظہ ہو ذکر الہی ص ۱۷ مؤلف میرزا محمود) اور نبوت کی ظلی صفات کی چادر نے میرزا صاحب کو بھی بنا دیا (ملاحظہ ہو میرزا صاحب کا زمانہ سدر جہزول مسیح حاشیہ ص ۱) کہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ پس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اس قلند دعویٰ کے بعد خدا کی صفت

انا زینا السماء الدنیا بمصباحیسم۔ پھر میں نے کہا۔ اب ہم انسان کو  
مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔

ایسے کثوف و الہامات کے متعلق میرزا صاحب کتاب البریہ کے صفحہ  
۸۰ پر لکھتے ہیں۔ اگر ایسے کلمات سے خدائی ثابت ہو سکتی ہے تو یہ

میرے الہامات یسوع کے الہامات سے بہت زیادہ میری خدائی پر  
دلائل کرتے ہیں۔ پس انجن میرزا بیہ مکانتہ کا یہ دعویٰ کہ خواب اب

اغراض نہیں ہو سکتا۔ بے جا ہے۔ میرزا صاحب ایسے کشف صحیح تسلیم  
کرتے ہیں۔ اور اس کو عیسائیوں کے مقابلہ پر اٹھتے ہوئے کی دلائل فراہم

ہیں۔ پس یہ خواب نہیں بلکہ الہام ہے۔ نیز تمام الہامات کو ملانے سے  
میرزا صاحب کا دعویٰ الوہیت ثابت ہوتا ہے۔

مخاطب نمبر ۳۔ میرزا صاحب نے آئینہ کمالات ص ۵۶۶ پر فرمایا ہے  
کہ اس خواب کے وہ معنی ہیں جو بخاری شریف میں لکھا ہے۔ یعنی خدا فرماتا

ہے۔ کہ میرا بندہ نفل پڑھنے پڑھتے مجھ سے قریب سے قریب نہ جانا  
ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کے وہ کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔

اس کی وہ آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا وہ ہاتھ

ہوجاتا ہوں جس سے وہ چیزیں پکڑتا ہے۔ وہ پاؤں ہوجاتا ہوں جس  
سے وہ چلتا ہے۔ گویا مہر بن خدا ہوجاتا ہے ہر غری کی کتاب الرقاق

ایسے طرح خواب میں زمین و آسمان پیدا کرنے سے وہ فائنات مخلوق  
لئے ہیں جو آپ کیسے خدائے نے زمین و آسمان پر بکھر فرمائے۔

(آئینہ ص ۵۷۵)

الجواب ہم کہتے ہیں کہ میرزا صاحب نے دجل سے کام لیا۔ انہوں  
نے اس الہام کی تاویل ایسی ہی ملکی جیسے ۵ براہین احمدیہ میں یا

میرزا صاحب کی اس تصریح کے مطابق میرزا صاحب میں الوہیت کی  
صفات موجود تھیں۔ اور خدائی کے اختیارات ان کو تفویض ہو چکے تھے

مگر اسلام کے سچے قادیان و قیوم خدا نے ان کو ہلاک کر کے ان کی نشہ  
رگ کاٹ کر دنیا کو اس نئے فرعون سے نجات دے دی۔

مخاطب نمبر ۲۔ آئینہ کمالات میں میرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں  
نے نیند کی حالت میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ پس خواب پر اعتراض کرنا

بے وقوفی ہے (ٹریٹ میرزا کی ص ۱۷)

الجواب۔ کتاب البریہ ص ۱۷ پر لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک  
کشف میں دیکھا۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ ... واللہ

تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی۔ اور میرے جسم پر متولی ہو کر اپنے  
وجود میں مجھے پہچان کر لیا۔ ... میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت

اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن  
ہے۔ ... الوہیت بڑے زوروں کے ساتھ مجھ پر غالب آئی۔

الوہیت میری رگوں اور پھولوں میں مراہت کر گئی۔ ... خدا تعالیٰ

میرے وجود میں داخل ہو گیا۔ اور میرا غضب اور حلم اور نفی اور تشریف  
اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور میں اس حالت میں

یوں کہہ رہا تھا۔ کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین  
چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت

میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھا۔ پھر میں نے مشاء  
حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس

کی خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ اور کہا

عیسیٰ انی متوفیک کے الہام کی بارہ برس کرتے ہے۔ اور حیاتِ روح علیہ السلام کے قائل بنے ہے۔ نیز میرزا صاحب نے اس الہام کی ایسی ہی تاویل کی جیسی ۱۸۹۹ء میں انی نبوت کے دعویٰ کی کرتے رہے بخاری شریف کی حدیث کے ترجمہ کے ساتھ (گو یا وہ بہترین خدا ہوتا ہے) اپنی طرف لگا لیا۔ کیا عبادتِ عبادت کرتے کرتے خدا بن جاتا ہے۔

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عابد نہ تھے۔ کیا کسی نبی نے بہترین خدا بن جانے کا اقرار کیا ہے۔ میرزا صاحب نبوت کے مدعی تھے۔ اس لیے معبودِ نبوت پر ان کے الہام کی پڑتال کی جا چکی اس جگہ صوفیہ نے کرام کے شطیحات پیش کرنے سے کام لیا۔ کسی دلی مجتہد یا امام نے ایسے دعویٰ نہیں کئے۔ اگر میرزا بیوں کی طرح بابِ تاویل کھول دیا جائے۔ تو ہر محدود و مطلق اسلامی تعلیم کو منسوخ کرنے اور مشترکات و عقیدوں کو رائج کرنے میں کامیاب ہو جائیگا۔

مغالطہ نمبر ۴۔ تعبیرِ الودیاء کی معتبر کتاب توطیۃ الانام میں لکھا ہے کہ جو شخص خواب میں ایسا پ کو خدا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ صراطِ المستقیم پر قائم ہے (صل)

الجواب :- پہلے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ یہ خواب نہیں بلکہ الہام ہے۔ توطیۃ الانام معلوم نہیں کیسی کتاب ہے۔ اس کا شرعاً معتبر ہونے کی کوئی سند ہے؟ نیز اس میں یہ کہاں لکھا کہ کہ ایسی خواب دیکھنے والا اپنی تصانیف میں ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتا ہے کہ اور اسے اپنی خدائی پر دلیل قرار دے۔ اور اپنے مریدوں کو اس خواب پر یقین کرنے کی تاکید کرے۔ نیز توطیۃ الانام

میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ عوام کے لئے ہے۔ نبی کی خواب عوام کی خواب میں بڑا فرق ہے۔ نبی کی خواب بمنزلہ الہام ہوتی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب کے حکم کی تعمیل کی پس انبیائے کرام کی خواب وحی کے اقسام میں سے ہے اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

مغالطہ نمبر ۵۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تھا کہ مجھے گیارہ ستارے۔ ایک چاند اور سورج سجدہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں ہے۔ الحمد للہ ان اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض۔ پس کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا دعویٰ بھی خدائی کا سمجھا جائیگا۔ (ٹرکٹ مٹ)

الجواب :- چاند سورج اور ستاروں کا سجدہ کرنا الوہیت کی دلیل نہیں بن سکتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اسے الوہیت کی دلیل قرار نہیں دیا۔ آئہ الحمد للہ ان اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ شمس و قمر اور جمیع کائنات کا من حیث المجموع اپنی بقا کیلئے خداوندِ کریم کا محتاج ہونا اور اس کا فرمانبردار ہونا الوہیت کی دلیل ہو سکتا ہے۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے صرف گیارہ ستاروں اور چاند و سورج کو اپنا متقا و موطن دیکھا۔ لہذا اس سے خدائی پر استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔ سجدہ و صبح الجہتہ علی الارض غلڈ و دی الخ قول کے لئے مراد نہیں ہو سکتی کی میرزا نے ایسا شاہد نہیں کرا سکتا۔ لہذا مفسرین نے ان آیات میں سجدہ سے انقیاد مراد لیا ہے۔ مجازی طور پر خدائے

یا اجسام کا مطیع و متقاد ہونا دنیا میں ہر شخص کیلئے پایا جاتا ہے۔ مگر حقیقی طور پر جمیع کائنات کا سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی کی انتقاد نہیں۔ میرزا صاحب نے صفات الوہیت خلق۔ قدرت۔ وغیرہ اپنے لئے ثابت کی ہے۔ فخلق السموات والارض اور میں نے دیکھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب میں اپنے لئے کوئی صفت الوہیت ظاہر نہیں کی۔ بلکہ وہ ہو سکتا ہے جس کے لئے سجدہ دونوں معنوں (انحناء) تواضعاً۔ اور سر کا زمین پر رکھنا) کے لحاظ سے جائز ہو سکے۔ ذی العقول کے لئے سر کا زمین پر رکھنا اور غیر ذی العقول کے لئے انقیاد۔ شمس و قمر اور ستارے غیر ذی العقول ہیں۔ لہذا دونوں معنوں کی رو سے ان کا سجدہ ثابت نہیں ہو سکتا۔

میرزا آغوا غلامی سے ڈرو۔ اور حمایت میرزا میں عقل و خرد کو جواب نہ دو۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے میرزا کا مقابلہ نہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت و طہارت کا خدا گواہ ہے۔ قرآن نے آپ کی صداقت بیان کی ہے۔ کیا مرزا جی کی صداقت اور ان کی نیت کے خالص ہونے پر ایسی زبردست شہادت پیش کر سکتے ہو۔ کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے میرزا جیسے دغاویٰ کئے تھے۔ اور ظہور کٹھن پوری سرک سرئی (البشری) نے انت منی وانا منک وغیرہ کے الزامات کے علاوہ کن فیکونی اخنایات اور قناد احوال کی قوت عطا ہونے کا اظہار کیا تھا۔ نیز میرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خود میں دیکھا کہ خدا ہوں

اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی ایسے الفاظ کہے تھے۔ اور شمس و قمر کو ایک کوسجود کرتے دیکھ کر کیا آپ نے بھی اپنے آپ کو خدا یقین کر لیا تھا۔ افسوس! ضد و خصب انسان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ اپنے مرشد کو سچا ثابت کرنے کے لئے انبیائے کرام علیہم السلام پر بھی الزام لگانے سے باز نہیں رہتے۔

نوٹ:- سلطان المعظم کے سفیر حسین کامی نے بھی ۱۸۹۷ء میں زلے قادیان سے ملاقات کر کے اس کے حالات کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد حسب ذیل رائے قائم کی تھی۔

”اول خود را دلی طہم سیگفت بعدہ مسیح موعود گشتہ آہستہ آہستہ بقول مجروحہ خود بر مرتبہ عالیہ مہدویت کردہ استیجابا تعالیٰ خود را ی بھائی مہدوی رسالت رساندہ است بنا علی ہذا ظن غالب ما براں است کہ ترقی پنجہیں قدم بر سر پرشتر پیرشاد و دسرود نہادہ کلام الوہیت بر سر رکش خود میگذارد (تبلغ رسالت) (باقی آئندہ)

## زکوٰۃ و صدقات

کی رقم جمع کر کے دارالعلوم غریزیہ کے یتیم و مفلس طلباء کیلئے بندگیہ معنی آرڈر بتیہ نام

ناظم حزب الانصار کھیر پنجاب  
ان سال فضاوت

# میراثیوں کی عیارانہ چالیں

”لائلی پور میں میراثیوں کو شہر مناک نہریت“

میرزا غلام احمد انجمنی نے باطل کی تبلیغ کے لئے عجیب غریب طریقہ اختیار کیا۔ اختیار کیا۔ آیت میرزا نے آج انہیں طریقوں پر عمل پیرا ہو کر عامۃ المسلمین کو اپنے دام غریب میں لانا چاہتی ہے۔ میرزا نے قادیان نے عربی کے چند بے ربط جملوں کو ایک قصیدہ تیار کیا۔ جسے اپنا اہجاز قرار دیکر علمائے اسلام کو ایسا ہی قصیدہ جواب میں لکھنے کی دعوت دی۔ علمائے اسلام نے ایسے غلط قصیدہ کا جواب دینا ضروری نہ سمجھا۔ مگر قاضی ظفر الدینؒ: یوم اور کئی علماء نے اس جواب میں قصیدہ لکھتے۔ اور میرزا کے اہجازی قصیدہ کو قواعید پر اور فن عربی کی روش سے بالکل ہل اور باطل ثابت کیا۔ اس کے باوجود آج تک میرزا کی اس قصیدہ کو باطل قرار دے رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میرزا غلام احمد کی مقرر کردہ مدت میں جوابی قصیدہ لکھنے کا شائع ہونا ضروری تھا۔ حالانکہ علمائے اسلام کے پاس میرزا صاحب جیسے ذرائع کتابت و طباعت موجود نہ تھے۔ میرزا کا قصیدہ میرزا بیوں کے اپنے پیرس واقع قادیان میں طبع ہوا تھا۔ اور میرزا صاحب کے قول کے مطابق مشافہہ کے بعد بی بی یوم نومبر سے ۱۵ نومبر تک پندرہ روز میں قصیدہ مرتب ہو کر طبع ہو گیا تھا۔ یہ کہ مقابلہ میں ایسا ہی قصیدہ مع اردو عبارت کے ۹۰ صفحہ کا تیار

روز کے اندر طباعت و کتابت وغیرہ کی تمام منازل طے کر کے میرزا صاحب کے پاس پہنچنا ضروری تھا۔ حالانکہ علمائے اسلام کے پاس نہ تو قادیانیوں کی طرح بیت المال موجود تھا اور نہ ہی ایسے ذرائع میسر تھے۔ اور اس سے پہلے علمائے اسلام قرآن و حدیث کی رو سے میرزا کا کاذب ہونا ثابت کر چکے تھے۔ میرزا نے قادیان نے قرآن و حدیث میں ناکام رہ کر یہ منشیانہ مقابلہ شروع کر دیا۔ جس میں اہل علم کے نزدیک اسے شرمناک و ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ میرزا بیوں کے ایک پیر نے مبلغ میرزا جی کے چوڑی مولوی غلام رسول آف راجے کی زبانی عربی میں کسی قدر فحش و خاندان کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کئی سال سے بطور غل اختیار کر رکھا ہے۔ کہ جہاں جاتے ہیں۔ علمائے اسلام کو بالقابل نفی و نفی کی دعوت دیتے ہیں۔ اور انہوں نے کسی سے ایک قصیدہ تیار کر کر یا خود تیار کر کے بطور حربہ کے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ جہاں جاتے ہیں۔ علمائے اسلام کو اپنے مقابل میں قصیدہ لکھنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہمارے علماء و علماء محقول و منقول میں اپنی تمام محرم صرف کر دیتے ہیں۔ مگر تحریر و تقریر کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ مدارس عربیہ میں بھی تحریری شوق کا کوئی اشتیاق نہیں ہوتا۔ اکثر علماء ایسے گنوار اور جاہل کے دعاوی کی طرف توجہ کرنا اپنی کسرتان سمجھتے ہیں۔ مگر ہر غوغاے راموسی۔ لائلی پور میں بھی راجہ صاحب نے یہی حربہ استعمال کرنا چاہا۔ مگر وہاں مولانا محمد مسلم صاحب نے اس کو دندان شکن جواب دیئے۔ اور اس کی علمیت و قابلیت کا انکار کر دیا۔ مولانا محمد مسلم صاحب راجے کی صاحب کے





# حق کو چھپنے کا کیلئے

مرزائیوں کی عیارانہ چالیں

دنیا جانتی ہے کہ مسلمانوں اور مرزائیوں کے درمیان مذہبی اختلاف کوئی معمولی اختلاف نہیں ہے کفر و اسلام کا اختلاف ہے۔ مرزائیوں کے ساتھ تفسیر نویسی کرنے بٹھانا ایسا ہی ہے جیسا کسی سہو دیا عیسائی کے مقابلہ تفسیر نویسی کو قبول کرنا پیلے وہ اپنا۔ مسلمان ہونا ثابت کریں۔ پھر تفسیر نویسی کا شوق ظاہر فرمائیں۔ اس جہلے تنازعہ کو نا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے لئے عداوت اور بڑھتے ہوئے شوق کو دیکھ کر ہم نے تفسیر نویسی کے مقابلہ کے جواب میں یہ ظاہر کر دیا تھا کہ اصل موضوع پر ہلکے سناٹہ ہونے کے بعد ہم اصولی تفسیر اور مرزا صاحب کی تفسیر نویسی پر بحث کرینگے اگر باوجود اس کے پھر بھی حضرت مولانا محمد مسلم صاحب امیر اہل تہذیب الاسلام ایدہ کا اللہ بنصہ الخیر اور مولوی غلام رسول راجیکی کے دو بیان ہی تفسیر نویسی آپ کی نظر میں ضروری ہے۔ جو بالکل بے تعلق اور سناٹہ کو کھٹائی میں ڈالنے کے لئے ہے۔ تو ہم حضرت مولانا موصوف کی تفسیر بحر الوفاء "چند شرائط کے ساتھ آپ کے پاس بھیج رہے ہیں۔ آپ الحمد للہ تفسیر کی ایسی تفسیر لکھ کر شائع کریں۔ ہلکے خود اندازہ کر لیں گی کہ دارالان علوم نبویہ ہم ہیں یا آپ۔ لیکن اس بارہ میں آپ نے ایسی چپ سادھی ہے کہ بس ہوں نہ مل کچھ بھی نہیں۔

گو ہم نے ہلکے سناٹہ کو قریب ترک کرنے کیلئے گفتگو کے سلسلہ کو اسی پر ختم کر دیا تھا۔ لیکن آپ کو سناٹہ نہ کرنا تھا نہ کیا اور بجائے بحر الوفاء کے جواب شائع کرنے کے تمام شرائط سے قطع نظر کر کے آخر وقت تک اپنی ضد پر قائم رہے۔ اب بھی اگر میرزا کی صاحبان کفر و اسلام مرزا سناٹہ کرنے کے لئے تیار ہیں تو بس اللہ اپنا ایک نمائندہ بھیج کر ہمارے صدر صاحب سے شرائط طے کر لیں۔ حیات مریم پر سناٹہ کرنے سے ہم نے کبھی انکار نہیں کیا۔ باضابطہ چیلنج دیں۔ اور بطوری حاصل کریں۔ چونکہ خواجہ غلام حسین صاحب کے مکان پر ختم نبوت اور صدق و کذب مرزا پر محکمات گو کرنا ہی قرار پایا تھا۔ اسی پر ہم اختیار تک قائم ہیں۔ اور اب بھی قائم ہیں۔ مگر آپ نے سناٹہ سے بھاگنے کے لئے چند دوز کے بے تفسیر نویسی کی ٹانگ اڑادی۔ پھر آپ کے فصیح و بلیغ مولانا ہمارے حسب ذیل عربی سے اردو اور اردو سے عربی دوسط کا ترجمہ کر کے آج تک نہ بھیج سکے۔

(۱) ثَلَاثُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَ ثَلَاثَ مِائَةِ أَلْفٍ وَ خَمْسُونَ أَلْفٍ وَ سَبْعَ مِائَةِ أَلْفٍ رَجُلٍ (۲) ۳۵۲۷۹ ۴۵۴۶۹ اگر اس کا ترجمہ کرنا بچوں کا کام ہے تو آپ نے ان کا استاد بن کر ہی اس کا صحیح ترجمہ کر دیا ہوتا۔ لیکن آج تک اس پر ایک حرف بھی نہیں لکھ کے حاضر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اس ترجمہ سے عاقل ہونے کی خفت کو مٹانے کے لئے ایک قصیدہ لکھوا کر جو عیبوں سے بھرا ہوا اور اغلاط سے پر ہے جیسا کہ ابھی معلوم ہو چکا تھا۔ اس کا راز تو آپس میں چھپ کر نہ سنا۔ علاوہ ان کے ایک شہناز شیخ عبدالغفار درمزاری کی طرف سے تہذیب و ثقافت کے گرامر شائع ہوا ہے جس میں ہمارے امیر جماعت ایدہ اللہ بنصرہ انشائیہ پر مبنی کذب بیانیوں کا الزام قائم کیا ہے۔ ان کے ترویجی جوابات نہر دور رہیں۔ ناظرین ہیں۔

۱۹۰۲ء  
 دا، مرزا جی نے ازالہ اودھ صفحہ ۶۴ (مطبوعہ قادیان سہ ماہی) میں سورۃ زلزال کے ظاہری معنی کے متعلق یہ قطعی فیصلہ کیا ہے کہ یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔ حضرات جس تفسیر کو مرزا جی سرسبز غلط کہہ رہے ہیں۔ وہ علماء کی ذاتی تحقیق پر مبنی نہیں ہے بلکہ وہ تفسیر حضرت سیدنا و مولانا بنی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان محض ترجمان سے نکلے ہوئے مضامین ہیں۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں تفسیر معالم التنزیل اور ابن کثیر کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ بنی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اس سورت کی تقریباً سب سے زیادہ آیت کی تفسیر فرمائی ہے جس کو مرزا جی غلط کہہ کر اپنی من گھڑت تاویلات کو ان مقامات میں صحیح بتاتے ہیں جس کے صاف یہی معنی نکلتے ہیں کہ مرزا جی کے خیال میں حضور علیہ السلام نے زلزال کے معنی غلط سمجھے۔ اعادنا اللہ معیناً

۲۰ مرزا صاحب نے ازالہ اودھ صفحہ ۱۱ پر انبیاء کی

خواب کو حقی قرار دیتے ہوئے چند ایسی مثالیں پیش کی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں میں اجتہاد ہی غلطی واقع ہونے کا اقرار کیا ہے جس کے صاف اور صریح معنی یہی نکلتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض وحی غلط نکلیں۔ اور اب یہی انالہ اودھ ص ۲ پر ہے۔ اگرچہ مرزا جی نے خواب کے تعبیری تردید سے کو غلط فہمی سے یاد دہانتہ اخبار یا خبیث اور پیشگوئی بنا کر بنی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر غلط فہمی کا الزام لگایا ہے تاکہ وہ اس طرح اپنی پیشگوئیوں کے جھوٹ کو چھپا سکیں لیکن مرزا جی نہیں سمجھتے کہ خواب کی تعبیری تردید اور شے ہے۔ اور اس کے چند تعبیری احتمالات میں سے کسی ایک احتمال کو متعین کر دینا دوسری شے ہے۔ اول پیشگوئی نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ مرزا جی کہہ رہے ہیں۔ البتہ دوسرا جزو اخبار یا خبیث یا پیشگوئی کہلاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے جب خواب کی بنا پر مکہ مکرمہ میں داخلہ کی خبر دی۔ اور بہ نسبت عمرہ روانہ ہو کر حدیبیہ میں پہنچے۔ اور وہاں روک دیئے گئے۔ جس پر حضرت عمرؓ کو تردد ہوا تو اس حضرت نے صاف طور پر یہی فرمایا تھا۔ کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اسی سال داخل ہوں گے؟ جس کا جواب حضرت عمرؓ کی طرف سے نفی میں تھا۔ اور ان کا تردد جاتا رہا۔ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ اگلے سال انشاء اللہ درجہ ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ گو یا تعبیری تردید تک وہ خواب پیشگوئی

نہ تھی۔ لیکن جب اس کی تعبیر کا وقت حتمین فرما دیا۔ تو وہ پیشگوئی بن گیا جس میں زندہ برا مختلف نہ ہوا۔ غرض ان حضرات سے جس جگہ بھی تردد منقول ہوا ہے۔ وہ خواب کی تعبیر متعلق کرنے میں ہوا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی سالہ کی ایک جانب حضورؐ نے متعین فرمادی ہو اور پھر وہ پوری نہ ہوئی ہو۔ اور مرزا جی کی طرح تاویلات گھڑنے کی ضرورت پڑی ہو۔ مگر میرزا جی کی پیشگوئیوں کا جھوٹ اس قسم کا نہیں تھا۔ بلکہ جس سنی کو حتیٰ طور پر متیقن کر کے مرزا جی نے اپنی صداقت کی کٹھنی اور پیشگوئی قرار دیا۔ وہی غلط اور جھوٹی نکلی۔

یہ صریح تہمت ہونے اور اس آیت کا انکار کرنے کی وجہ سے کفر ہے۔ وَالَّتِي أَحْصَيْنَتْ فَرْجَهَا اَلَمْ يَلْمِ اَسْ كَ خِلَافِ مرزا جی دوسری تحریریں اس وقت مفید ہو سکتی ہیں جبکہ اس قسم کی بے ہودہ تحریرات کو ان کی کتابوں میں بھی علیحدہ کر دیا جائے۔

تنبہ تو یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر مرزائی کو مرزا جی کے دوسو جھوٹ تو نظر نہ آئے۔ اور ان کو باوجود اس قدر دروغ گوئی کے دارت علوم نبویہ بلکہ عین نبی مان لیا۔ لیکن عامیہ امیر جماعت ایدہ اللہ بنصرہ و التزیر کی صداقت سناری بھی کذب ہی نظر آئی۔ یاد رہے کہ اہل قبلہ کی تحقیق ایک مختصر رسالہ ہے جس میں مرزا جی کے طول لا طائل فضول نویسی کا مختصر الفاظ میں ادا کیا گیا ہے جس سے آپ کو بحینہ الفاظ کا دھوکہ لگ گیا ہے۔

نیز محمد اللہ ہمارے پاس جو اہر خمسہ مترجم موجود ہے۔ جن میں اشعار زیر بحث درج ہیں۔ اگر آپ بلا کسی مزید شرط کے انعامی مدیہ کے ساتھ حوالہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ایک مجمع کے سامنے دکھایا جاسکتا ہے۔ انعام کا مطالبہ شخص اس لئے ہے۔ کہ آپ نے ہمارے بیان کو صحیح نہ سمجھتے ہوئے ہیں اس معاملہ میں جھوٹا قرار دیا ہے۔

اس کے بعد ہم میرزائی تصدیق پر ناقدانہ تبصرہ کرتے ہوئے اپنے وہ اشعار جو فصاحت و بلاغت کی جان ہونے کے علاوہ مندرجہ ذیل چار صنعتوں پر مشتمل ہیں پیش کریں گے۔

اس طرح کبھی وحی کے الفاظ عام ہوتے ہیں جس کے ظاہری مجموعہ و شمول سے ناظر کو فائدہ اٹھانے کا پورا پورا حق ہوتا ہے۔ اور بعض انبیاء سے بھی ایسا ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان تعبیری تردد اور غیبت الفاظ اور کہاں اخبار بالغیب اور جتنی پیشگوئیاں صحیح ہیں تفاوت رہ کر ثابت ثابت کیا۔

۳، مرزا جی نے کشتی نوح میں حضرت مریم علیہ السلام کا بحالت حمل یوسف بنجار سے نکاح کرنا ثابت کیا ہے۔ اور وہ حمل حضرت عیسیٰ ہی کا تھا۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے حاشیہ پر یہ تا سیدی نوٹ لکھا ہے۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ سب کے سب یوسف کی اولاد اسی تخت ہو سکتی ہے جبکہ قبل از نکاح حمل کو بھی یوسف کا قرار دیا جائے۔ اور یہ زمانہ

۱۱، تمام الفاظ مہملہ غیر منقوطہ۔ (۲)

۱۲، ایک لفظ منقوطہ اور ایک غیر منقوطہ اور اسی التزام سے تمام شعر پورا کر دیا ہے۔

۱۳، ایک مقصرہ منقوطہ اور ایک غیر منقوطہ۔

۱۴، مختلف طالعے جملے الفاظ۔ مگر بانیہ یہ تمام اشعار باطنی اور بیہیز ہیں۔ مولوی غلام رسول کی طرح محض الفاظ ہی جمع نہیں کئے۔ مرزائی قصیدہ میں باوجود تکرار کلمات

۱۵، شعوں کے اندر جو کچھ لکھا ہے۔ ان کا خلاصہ حسبِ میل ہے "خدا کے فیوض اور برکات میں سے مرزاجی ایک بہت بڑی

برکت اور نعمت الہیہ تھے۔ اور دنیا کے نجات دہندہ اور مصلح بن کر آئے۔ ان کا نہ ماننے والا شقی۔ چمکا ڈر۔ رسوا

مگر وہ۔ فتنہ پرداز۔ لمحہ اور بد دین ہے۔ اور ایک شاعر مصداق "جس کا کھاتے ہیں اس کا گاتے ہیں" میاں محمود

کی تالیف میں ہے۔"

اگر مرزائیوں کی یہ منہ پھٹے جماعت مسلمانوں کے حق میں اس دھبہ و گناہ اور غیر مہذب الفاظ کا استعمال نہ کرتی۔

اور نہ اپنی علمیت کی شیخی بکھارتے ہوئے ہماری خاموشی و قائمہ انتہا کر مسلمانوں کو بہکانی پھرتی تو ہم خواہات کیوجہ

سے کبھی جواب دینے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ اس لئے ابھی تک جواب میں تاخیر ہوئی۔ ورنہ مرزائی قصیدہ کے اغلاط

جو ۲۷ شعوں میں تقریباً ۲۷ ہی ہیں معلوم کرنے کے بعد جواباً قصیدہ بلیغہ تیار کر لیا گیا تھا۔ اس لئے اس

تعلی کلامی کے بعد میں بھی "کلوز انداز پادش سنگاست"۔

پر عمل کرتے ہوئے جواب میں سختی اور درشتی اختیار کرنی پڑی۔ امید ہے کہ ناظرین ہمیں معذور سمجھتے ہوئے معاف فرمائیں گے

اور مرزائی قصیدہ کے اغلاط مطالعہ کرنے کے بعد ہلکے قصیدے کو پڑھ کر مخطوطہ ادبیرہ اندر زہوں گے۔

مرزائی قصیدہ ۲ کے اغلاط !!

۱۱، ادا فیض کے معنی تشریف الموقوف ہیں لہذا اس کو ذی اور غیث کا مضاف الیہ بنانا غلط ہے۔ کیونکہ فیض کے معنی برکت بخش

کے کسی نخت کی مستند کتاب میں نہیں آئے۔ (ج) نیز فیض موت کے معنی میں بھی آتا ہے مقامِ مدح میں ایسے

لفظ کو ذکر کرنا چوبلیج ہے۔ (ج) ذی فیض سے خلافت الی مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ فعل یغیث کا فاعل ہے اس لئے باستعانت اور تبرک کا

مفعول ہو کر آغاثہ کی علت نہیں بن سکتا۔ اور اگر اس کو کوئی اور شخص مراد ہے۔ تو اس کیلئے کوئی قرینہ نہیں۔ اور باقصیہ

ہے تو جواب قسم کیا ہے۔ (۲) اغنا کے معنی بے پردہ کرنا ہے۔ اور وہ مفعول ثانی کی

طرف لفظ عن کے ساتھ متعدی ہوتا ہے۔ اور غنی بنانے میں اس کا استعمال نہایت قلیل ہے۔ بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس میں اور اگلے شعر میں یہی معنی لئے گئے ہیں۔ (۳) حمد بنتی موصوف کی ضمیر سے خالی ہے۔ اگر بلیغہ بنتی

کے متعلق ہے تو باکو اس کا جملہ بنانا غلط ہے۔ نیز ان تینوں



شہادت ہے ۔

(۷) مصرع اولیٰ کے تمام الفاظ مصرع منقولہ گھڑنے کیلئے جمع کئے گئے ہیں۔ پھر اگر تخفیف اور تثبیت شریعت کا محمود اثبات مراد ہے۔ تو نبوت تشریعیہ کا دعویٰ کونسی وجہ سے باقرا وجود کا فرٹھیرے۔

(۸) نزع کے معنی تباہی ڈالنی اور فتنہ انگیزی کے ہیں۔ اس لئے شقی اس کی صفت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی ذی نفع اس کا موصوف بن سکتا ہے۔ کیونکہ شقی اور نزع کم از کم نکرہ مخصوصہ حکم میں مرفوعہ کے ہے۔

(۹) مراد آری سیری کا اسم مفعول نہیں ہو سکتا۔ وہ مرئی ہے۔ نہ کہ مراد۔ اور نہ باب مفاعلہ مصدر تریاؤ کا اسم مفعول بن سکتا ہے۔ کہ اس میں مہرہ سے پہلے الف جملہ وہ نہیں ہو سکتا۔

(۱۰) برعایت مبتدا اسلمہ دادعیہ ہونا زیادہ مناسب تھا۔ مگر الفاظ بے نقط کہاں سے آئے۔

(۱۱) دہاء کے معنی کراڑی اور حیلہ کرنے کے سچی آتے ہیں اس لئے اس میں مرزا صاحب کی صریح ہجو بیچ پائی جاتی ہے۔

(۱۲) شقی نکرہ محض کو دونوں مصرعوں میں مبتدا بنایا گیا ہے جو ناجائز ہے۔

(۱۳) بشین ظن کا مفعول اولیٰ ہے۔ مگر اس پر تا داخل کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ یظنون باللہ میں باللہ مفعول

شعر کا مطلب ایک ہی ہے۔ حرف لفظوں کو آگے پیچھے کیا گیا ہے۔ ان تین مصرعوں میں چار دفعہ لفظ فیض آیا ہے۔ اور دو دفعہ اس سے اگلے مصرعہ میں اور آٹھ دفعہ کل اشعار میں ذکر کیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناظم صاحب کو سوائے فیض کے اور کوئی لفظ یاد ہی نہیں۔ یا حرف منقوط نے اس کا ناظم بند کر رکھا ہے۔ اسی وجہ سے دیگر الفاظ کو بھی اپنے بار بار ذکر کیا ہے۔

(۱۴) اس شعر کو پہلے اشعار سے کوئی نا نسبت نہیں۔ یہ کوئی نیاسی راگ شروع کر دیا ہے۔ نیز اس کے دونوں مصرعے بھی بظاہر بے جوڑ ہیں۔

(۱۵) سیرانی پیاسوں کو بٹوا کرتی ہے نہ پیاس کی اور صدا کے معنی پیاس کے ہیں نہ پیاسے۔

(۱۶) پیچند بن کو مضارع مجہول لاکر جزمائے استقبال کیلئے ہے۔ نیوں کے آنے کا پل توڑ دیا ہے۔ اور اگر اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہے تو بجائے مضارع کے ماضی لانی چاہئے تھی۔ اور بلا قرینہ مضارع کو ماضی کیلئے استعمال کرنا درست نہیں۔

(۱۷) مگر اس میں جو بنی متقی بیان کیا گیا ہے۔ اس میں بنی نعی سے مرزا کی جماعت ہی مراد ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مرزا جی انہیں میں ہیں۔ سمجھانے تو اس کو اپنی جماعت سے لکالیا ہے۔

(۱۸) حیسکت میں نون کا گزرا رسم خط کے خلاف ہے۔ اور قرآن مجید میں حبل من مسند اس دعویٰ کا زبردست

اول نہیں ہے۔ (ج) بتوای بالمد کے معنی خواہش نفسانی نہیں ہے۔ اس کیلئے موعی مقصودہ ہے۔  
 رد اور پھر اس کو مرفوع کر دیا گیا ہے۔ باوجودیکہ وہ مفعول لڑ ہے۔

(۱۶) اعدا بالقصر نہیں بلکہ بالمد ہے۔ اور شر میں مقصود باندھا گیا ہے۔

(۱۷) مَا تَمَّ میں نون کو کرنا رسم خط کے خلاف ہے۔ مگر بے نقط شر کوئی کے شوق نے مجبور کر دکھایا ہے۔ اگر آپ قواعد کی رعایت نہیں کر سکتے تو شر کوئی کیلئے آپ کو کس بھڑوے نے مجبور کیا ہے۔ جو چیز نہ آوے اس میں دخل دینا سراسر حماقت ہے۔ شر مراد مدرسہ کے بُرد

(۲۰) مُسَدَّیٰ یعنی باطل اور لغو بالقصر ہے نہ بالمد۔  
 (۲۱) ردیٰ یعنی طاقت بالقصر ہے نہ بالمد۔ رداء ممدودہ کے معنی چادر کے آتے ہیں۔ جو یہاں مناسب نہیں۔ مگر شر کوئی کے شوق نے لفظوں میں کتریونیت پر مجبور کر رکھا ہے۔

(۲۲) (۲۳) نمبر ۲۲ اور ۲۳ کے بعض الفاظ صاف نہیں لکھے گئے۔ اس لئے وہ اصلاح دینے سے رہ گئے۔  
 (۲۴) جَا کو تبتین کا صلہ بنا نا غلط ہے۔

(۲۵) بِنَفْتِ ضَعْفِ کو خفت کے بعد ذکر کرنا بے معنی ہے۔ مگر ضرورتِ شری بُری بلا ہے :

—————

## المقصود لا ملققة البیت

الود علی الفضة الطاغية المزاييه

دعم الف غلام الرسول الداجي

میں یہاں کی تصانیف کے لئے لکھی گئی ہیں

للفطن الحریب الادیب البیت مولانا ابی الرضا محمد سلیم الغمانی رئیس دائرۃ تبلیغ الاسلام بلا علیون  
 لہ الحمد حمد امیر الدہاد علی ماء دس لکڑی الا وار  
 اللہ ہی کے لئے دراز حالہ تک حمد و ثنا ہے کہ اس نے عالم کی پیاس بجھانے کیلئے بھلائیوں کے دیباہا رکھے ہیں۔

(۲) اَللّٰهُ اَوْرٰی سَمَّیَ الْاَعْمٰی دَهْدِ

وہ مخلوق کا خدا ہے اس کی زمانہ بھی نعمتیں

(۳) کَارِسَالِهَ لِلصَّلَاحِ سَوَاکَ

اس کی نعمتیں ہیں سے عالم بتری کیسے اس رسول علی کا

(۴) لَهٗ حُکْمٌ لَا مَرَّ عِیْرَ سِوَاکَ

اس جیسی حکمتیں کسی کے پاس نہیں اس میں شک کوکے

(۵) لَا تَکْمِلُ حُکْمَ الْاَمْرِ مَوْلٰی

آنحضرت صلعم نے تمام فیصلے مکمل فرمائے اب اس کے

(۶) وَمَا لَکَ عَمَّ حَمْرًا وَّ سَوْدًا

اس کا پیغام اسود و احمر کے لئے ہے اور

(۷) وَالْاَمْرُ عِنْدَ اَصْحٰی الْاِلٰه

لیکن اب ایک آدمی اس کے اس عہد کو توڑ کر

(۸) لِرَاحِ یٰثِیْنِ وَطَاحِ یٰثِیْنِ

(عجب درازیت) تن خوش اور خوشی (تدبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۹) یٰظُنُّ الْاَمْرَ ذٰلِیْجَ اَمْرٍ بِذَنْبٍ

گناہ نے اس کے باطن کو ایسا پڑھا ہے کہ وہ نہایت سکو

(۱۰) یٰظُنُّ الْمَلَامَہٗ نَبِیًّا صَحَابِیِّ

ایک ناپسندیدہ ان کو برا بنی خیال کرتا ہے۔

(۱۱) لَوْ مَرَّ بِیْیَ رَاہُ نَبِیًّا

وہ کو سیدہ اوفوٹش گوانان (مرا) اپنے آپ کو نبی

(۱۲) اَلَا یَجْذِبُ السَّوْعَ عَنْ خُبْرٍ رَاہِیِّ

وہ اپنی غلط روی سے برائیاں جمع کرتا رہتا ہے

علی سہل واد وَّ صُلْدِ الْحَوَارِ

نرم و عیب دار سخت زمین پر درجہ امتیازی

لَطِیْفِ السَّلٰدِلِہٖ کَالْحِصَادِ

بھینچا ہی ایک نعمت ہے جس کی درستی ثابت ہو کر ہے گزشتہ میں

عَلٰی حَایِئِہٖ کَدْ سَوَّطَ الدِّمَادِ

ہاں کونسی لے پر تباہی اور برادگی جا بک کی سخت مار ہے

سَوَآہَا الْعَوَا وَّ کَذَّ السُّعَابِ

علاوہ گمراہی اور گمراہی کی سختی ہے

مَعْلٰی الصَّلَاحِ هُوَ کَالْحِصَادِ

تمام صلاحیتوں کو حصار کی طرح گیرنے والا ہے

وَوَرَاہُ عِمَا لَسَّ هَطَ التَّشَارِ

اس کو دیدہ دانستہ قبتہ تار کیسے ثابت کرتا ہے

لَہٗ عَشِیَّ رَاہِیِّ فِیَا لِحْمَاہِ

اے لوگو! اس گندھ کی طرف توجہ کر کہ اس کے کشتہ کو

اَحَاطَ جَنْبِیْہٖ مَتَا لِعَاہِ

گمراہی سمجھنے لگا ہے اور اس کی فضا میں گمراہی ہے

لَہٗ غَضَبٌ اَللّٰہُ غَبَّ الدِّمَادِ

ہاں اس کے لیے اس خدا کا غضب آ نزل ہوا

لَہٗ قَشَبٌ اَلطَّعْمِ قِیْطِ لِعَاہِ

بھینچا ہی تھوڑی سی دلی اس کی تھوڑی دوزخ تھوڑی ہی ہے

حَتّٰی السَّوَالِ بَدِیِّ الْحَوَارِ

خیر گوئی اس کا برکت کا مشعل ہے

(۱۳) یَبْصُرُ قَضِيضًا بَحْرًا غَضِيضًا  
 کھوٹے اور بدی مضامین پیش کر کے اس بدن میں عیش و مسکن  
 (۱۴) لَبِطِيضٍ يَحْيِي شَقِيضًا يَفْسِيضًا  
 وہ غصہ سے بھڑک جاتا ہے اور غریبی (عیش) بخیر کرتا ہے  
 (۱۵) يَزِيغُ نَوَافِيًا بَشَقِيضًا فَيَسِيضًا  
 متفرق جماعتوں کے ارد گرد جمع ہونے پر ستانہ بخیر کرتا ہے  
 (۱۶) قَرِيضًا شَقِيضًا بَرِيضًا نَبِيضًا  
 ایک شقی نبی کے لباس میں ظاہر ہو گیا۔  
 (۱۷) يَحْيِي شَجِيضًا يَشِيضًا يَشَجَبُ  
 ایک حور (محرمی) کا طبع میں اس کے نہ بننے کے غم میں  
 (۱۸) يَلْبَسُ غَنِيًّا يَشِيضًا فَيَسِيضًا  
 وہ تو گر ہونے پر غور اور باوجود بڑھاپے اور  
 (۱۹) فَيَبْصُرُ بَشِيضًا يَفْسِيضًا بَرِيضًا  
 مزائین کا جو عیش و لذت کا طبع کرنا اور اس کا اکتانہ اسلام  
 (۲۰) لَهُ اِبْنُهُ فَيَبْصُرُ بَشًا حَدِيضًا  
 اس کا ایک بیٹا محض ہے جو وہ خدا کی رحمت سے بھر رہا ہے  
 (۲۱) تَزِيغًا بَشَوْبَيْنَ بُولٍ وَخَبِيضًا  
 آپ وہ کپڑوں میں لبوس ہیں ایک کثرتِ شباب و سرخسہ لگا کر  
 (۲۲) لَقَدْ كُنْتُ فِي مَرِيضَةٍ عَنِ مَسِيحٍ  
 مجھے اس مریض کے متعلق بڑا شک تھا کہ وہ خود تو آگیا  
 (۲۳) فَلَمَّا رَأَيْتُ غَلَامَ الرَّسُولِ  
 لیکن جب میں نے غلامِ رسول کو دیکھا

لَهُ الْمَكْرُ ادْهَى وَادَا الْكَسَا  
 جس کرتا ہے۔ روٹی کے ٹکڑے جمع کر کے ایک محبت میں اس کا کرنا ہوتا ہے  
 أَحَصَّنَ لِمَالٍ سُرُوسَ السَّكَا  
 مال جمع کرنے کے لئے زینوں کے سرسودا نے بھی دروغ نہیں  
 أَمَّا عَدَا عَدَا لِمَالٍ الْحَسَا  
 کہا اس نے کافروں کی قبیح الذمہ گردنوں کی کثرت نہیں دیکھی  
 كَذَبَتْهُ اللَّهُ تَكَلَّ الْإِسْمَارِ  
 اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح تباہ و برباد کرے۔  
 لِحُورٍ طَمَاعٍ دَسَاءُ الْمَدَارِ  
 بوڑھا ہوا جاتا اور رہ کر باؤس ہو جاتا ہے۔  
 يَلْبَسُ عَلَى سُرْمٍ وَالسَّكَا  
 عمر رسیدگی کے یا تو تیاں نکھار کر جوان بنی کا شوقین ہے  
 طَهَّدَهُمُ اللَّهُ هَذَا الْكَسَا  
 نام رکھتا ہے خدا تعالیٰ اس دشمنِ اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے  
 لَفَسَ بِحَسَاءٍ فَوْقَ الْمَطَارِ  
 وہ حق و صداقت کا پتلا ایک طاووسِ حبیبہ کو دوڑ پر بٹھا کر بھوکھ کر گیا  
 ذِي آمِي الْمَسِيحِ مِنْ آيِ الْفَخَارِ  
 اس مسیح کی یہ دونشا نیاں بڑی فخر کی نشانیاں ہیں۔  
 تَبَدَّلَا وَلَكِنْ لِيَعْلَمَ الْحَمْدُ  
 لیکن اس کا گدھا نہیں آیا۔  
 تَبَيَّنَتْ أَصْلًا بِمَكْرٍ الشَّقَا  
 تو پھیل دیکھنے سے جڑ کا پتہ چل گیا۔

(۲۴) اَحَاطَ بِهِ الْكُفْرُ مِنْ جَانِبَيْهِ  
 اُسے کفر نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔  
 (۲۵) وَلَوْلَا مَا اَنْكَرَ الْخَتَمُ قَطُّ  
 اگر وہ الحاد نہ کرتا تو ختم نبوت اور مسیح علیہ السلام  
 (۲۶) وَمَا اِقْتَضَى خَلْفُ ذِي الْقَوْلِ تَجْمُلًا  
 اور نہ جاہلانہ ایک مراثی کے پیچھے نکت  
 (۲۷) وَمَا شَلَّتْ فِي قَدْرِ اللَّهِ يَوْمًا  
 اور نہ کبھی اللہ کی قدرت میں شک کر کے ایسا موتی  
 (۲۸) وَلَا فَسَّ الذِّكْرُ عَنْ نَهْجِ نَفْسِي  
 اور نہ تفسیر میں اپنی رائے کو دخل دیتا  
 (۲۹) فَمِنْ اَخْطَاءِ الْحَقِّ وَاخْتَارَعْنَا  
 جو شخص حق کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کرے  
 (۳۰) وَلَوْ كَانَ بِالْفَسَقِ فُحْرٌ تَهْلِيهِ  
 اگر فسق و فجور کے باوجود علم کا کچھ عزت ہوتی  
 (۳۱) اَلَا يَا غُلَامُ دَعِ اِسْمًا  
 اے غلام! رسول یہ ناز و نخوت چھوڑ دے اور  
 (۳۲) فَحِجِّي عَلَى الْحَقِّ وَاجِدْ رِعْدًا  
 حق کی طرف آ۔ اور اللہ کے عذاب سے ڈر

فَلْيُحْدِثْ فِي الذِّكْرِ خَلْفَ السَّتَارِ  
 اسے وہ قرآن شریف میں پردہ الحاد و تحریف منوی کرتا ہے  
 وَلَا ذِي الْحَيَاتِ مِلْوَى الْوَقَادِ  
 کی حیات کا کبھی اذکار نہ کرتا ...  
 وَمَا بَاعَ دِينًا لَهُ بِالْحِمَارِ  
 اور نہ دین کو چند سنگدازوں کے بدلے بیعت  
 وَمَا اَنْكَرَ الْمُتَجَمِّعَاتِ بَذَارِ  
 جیسے خالق عادت معجزات کا انکار کرتا ....  
 وَمَا اخْتَارَ كُفْرَ الْحُبِّ اَلْيَسَارِ  
 اور نہ دولت مندی کی خواہش میں فتنہ کے فریات  
 عَلَيْهِ اَللَّعَانُ عَلَى سَوِيِّ دَارِ  
 اس پر خدا کی لعنت اور اُس کی آخرت تباہ ہو  
 لَكَانَ عَنْ يَدِ رَجِيمِ الْحِمَارِ  
 تو پتھروں کا مارا شیطان ضرور عزت مند ہوتا  
 وَجَانُّودُ ضَحَى حَذَارِ حَذَارِ  
 اپنے سر کوٹھوس اور نعت پتھر کے ساتھ ٹکرائے بے بجا  
 قِمَا الْعُذْرُ اِذَا لَاتَ حِينَ الْفَرَارِ  
 جب بھاگنے کا وقت نہ رہ سکا۔ تو کیا عذر کرو گے



# اِن کتابوں کی سنی حنفی گھڑیں موجود ہیں یا نہیں

نہایت  
افاتِ ہند

مؤلفہ شیعہ اسلام مولانا ابوالفضل دہلوی۔ اس کتاب میں مذہب شیعہ کی حقیقت کا کلی طور پر واضح کی گئی ہے۔ شیعوں کے جملہ مطاعن شیعوں کی فقہ کے گھٹاؤں کے مسائل شیعوں کے اصول و فروع، اہل سنت کی صداقت پر قرآن و حدیث بقوال ائمہ سادات اکتب شیعہ کے حوالہ سے) پر زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی موجودگی شیعہ کے مقابلہ میں زبردست حربہ کا کام دیتی ہے۔ مجتہدین شیعہ اس کے جواب سے عاجز آچکے ہیں۔ شیعہ کے جملہ اعتراضات کے دندان کن جوابات دیئے گئے ہیں۔ قلمبر۔ تین روپیہ (تین روپے)۔

سیف المذلول

اس کتاب میں مولانا ابوالفضل دہلوی نے مسئلہ خلافت پر معرکتہ الآرا بحث کر کے خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت حقہ کو قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا ہے۔ اس کتاب میں فیض باری اور تعزیر داری اور ائمہ مذہب شیعہ کے رسائل بھی شامل کئے گئے ہیں۔ علامہ اصفہانی مجتہد مذہب شیعہ کا فتویٰ دربارہ عدم جواز بدعات محرمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ روپے۔

حقیقت شیعہ

اس میں مذہب شیعہ کے سرشت کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شیعہ مذہب کا تمام دار و مدار جھوٹ پر ہے مؤلفہ مولانا پیر قطبی شاہ صاحب۔ قیمت ۲ روپے۔

احتساب الحنفیہ

اس رسالہ میں صد ہا علمائے اسلام کے فتاویٰ جمع کئے گئے ہیں جن میں دلائل صریح و بلاہین قاطعہ سے فرقہ شیعہ و مرزائیکہ کا ارتداد اور شیعہ و مرزائی سے سنی عورت کا نکاح ناجائز ثابت کیا گیا ہے۔ حجم صفحہ قیمت ۲ روپے۔

علمی جوہر

گزشتہ چار سال کے رسائل شمس الاسلام کے کچھ پرچے موجود ہیں۔ یہ رسائل بہت جلد نایاب ہو جائیں گے اور کسی قیمت پر نہ مل سکیں گے۔ شائقین رعایائی قیمت پر ۲ روپیہ کے حساب سے منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:

فاطمہ حنفیہ دارالاشاعت بھیرہ۔ ضلع شاہ پور (پنجاب)۔

# میزرائیت کو رد میں لاجواب کتابیں

**ختم رسالت**۔ مؤلف ماسٹر محمد سلیم صاحب بی۔ اے۔ لاہوری۔ اس کتاب میں نہایت مہذبانہ پیرایہ میں میزائیوں کے تمام دلائل کی تردید کی گئی ہے اور قلی و قلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نئی پیدا نہیں ہو سکتا۔ قیمت ۱۲

**مبطلہ یا کٹ بک**۔ مولانا عبدالکریم صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر مبطلہ کے نام نامی سے مرتب کیا گیا ہے۔ آدمی واقع ہے۔ مولانا ممدوح قادیانیوں کے زبردست مبلغ تھے۔ آپ نے قادیانیت سے قطع تعلق کے بعد قادیان کے سرسبزہ رازوں کا انکشاف اس جرأت سے کیا کہ قادیان کے درو دیوار لرز گئے۔ میزائیوں کے قصور خلافت میں پھل چک گئی۔ آپ نے حال ہی میں میزائیوں کی پاکٹ بک کے جواب میں مبطلہ یا کٹ بک تصنیف فرما کر مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ سیٹیز جیپی۔ نہایت خوشنما جلد جس پر پھر حروف میں کتاب نام لکھا ہوا ہے۔ اس کتاب میں میزائیوں کا رد و انتہا پیرایہ میں بطرز جدید کیا گیا ہے۔ مولانا ممدوح قادیانی نے اس سے خاص واقفیت رکھتے ہیں۔ اسے یہ کتاب مبلغین اسلام کیلئے بھی مفید ثابت ہوگی قیمت عمر رعایتی ۱۲

**باز فہم ضعیفہ** پر نفقہ تبصرہ: قیمت ۲

**ختم نبوت**۔ مؤلف مولوی ابوالنور محمد شبیر صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے میزائیوں کی پاکٹ بک میں سے اچائے نبوت کے دلائل کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ قیمت ۳

**تحفہ میزرائیہ** یعنی جدیدہ شمس الاسلام کے سبب ۳۳

موسوم ہوا تھا۔ اس میں نہایت عمدہ مضامین قادیانیوں کے رد میں درج ہوئے ہیں۔ قیمت ۴

**تخریک قادیان**۔ مؤلف جناب سید حبیب صاحب مالک اخبار سیاست لاہور۔ قادیانیوں کے عقائد پر نکتہ تبصرہ اور رد۔ قیمت عمر

ملنے کا پتہ: **فاطمہ حنفیہ دارالاشاعت بھیرہ پنجاب**

# بنگش (سنی) اور کلب علی (شیعہ)

کی دوبارہ ملاقات

(از خان زادہ غلام احمد خان صاحب بنگش)

کلب علی - برادر بنگشی اسلام علیکم

بنگش - بھائی! یہ تو آپ کی سیم اللہ ہی غلط تھی۔

کلب علی - یہ کیوں؟

بنگش - اس لئے کہ آپ کے اماموں سے جو کچھ تمہاری

کتابوں میں منقول ہے وہ اسلام علیکم ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(حیات القلوب جلد دوم ص ۱۳۷) رسول خدا نے معراج

میں ارواح انبیاء کو سلام کیا یا میں رسول اسلام علیکم

ورعہ اللہ۔ ایضاً قتادہ حجتہ الاسلام ص ۱۱۱

علیک یا رسول اللہ۔ ایضاً زاد المعاد ص ۱۲۵

اسلام علیکم اے اہل بیت محمد۔ اہل آخرہ ص ۱۱۱ مقامات

کلب علی ہم کو تو اپنے علمائے دین کی طرف سے اسی طریقہ پر

کرنے کی ہدایت ہے معلوم نہیں کہ یہ کیوں۔

بنگش - میں بتائے دیتا ہوں کہ محض مخالفت اہل سنت

کی غرض سے۔ گو آپ کے اماموں کا طریقہ اسلام ہی ہے

جو کہ میں نے بتایا۔

کلب علی - کسی اور امر میں بھی مخالفت ہے۔ یا فقط اسی

سلام میں۔

بنگش - کوئی امر از قسم دین و دنیا ایسا نہیں کہ جس میں

مخالفت نہ ہو۔ صرف سلام پر کیا منحصر۔

کلب علی - خدا بتاؤ تو سہی۔

بنگش - (اول) آپ قبلہ کو لیجئے۔ آپ ہمیشہ بائیں طرف

حتیٰ کہ ہمارے مسجدوں میں بھی بائیں جانب منہ ٹیڑھا

کوکے نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہو

کہ آپ اصحاب شمال ہیں؟

دوم) ہماری تکبیرات جنازہ چار ہیں۔ آپ کی پانچ۔

سوم) ہم نکاح کو بحکم قرآن نکاح کہتے ہیں آپ

بجائے نکاح کے صیغہ کا لفظ وضع کر چکے ہیں۔

چہارم) ہم وضو میں منہ دونوں ہاتھوں سے دھوتے

ہیں اور آپ ایک ہاتھ سے۔

پنجم) ہم رقت وضو ہاتھوں پر اوپر سے پانی ڈالتے ہیں آپ

کھنپوں کی طرف سے اٹا دھوتے ہیں۔

ششم) ہم آپ کے اماموں کو جائز الخطا بزرگان اسلام

سمجھتے ہیں۔ خدا امام مامورین اللہ۔ آپ اس کے برعکس ان

کو معصوم بلکہ پیغروں سے بھی افضل مانتے ہیں۔

ہفتم) ہم قرآن مجید کو کامل سمجھتے ہیں۔ آپ ناسکھ۔

ہشتم) ہم نبی کے اصحاب کو بحکم کتاب اشتداء علی الکفار

یقین کرتے ہیں۔ اور آپ ان کو اشتداء علی الکفار ثابت

کر لے ہیں۔ نہ ہم، ہم حج بیت اللہ کو افضل عبادات مانتے

ہیں اور آپ زیارت کربلا کو۔ ہمیں لاکھ گنا زیادہ انرج

کہ آنحضرت توح اقرار و فقہاء تیرہ سو برس سے  
کربلا کے ایک محد و خطیب تیاوم ایاب مخواب ہوں  
اور آپ ایسے ویسے خود ساختہ ترہت سے خود کو  
پے آب کر رہے ہیں۔

**ہنگش**۔ اگر آپ کا کوئی فتنہ یا عکاسہ محمد و بصورت انکا  
اس بارہ میں نمودار ہو کر مخالطہ انداز ہوا۔ تو پھر میں بھی  
اُس رومی آئینہ دار کی طرح تماشا دکھا دوں گا۔

**علی**۔ آئینہ دار کون اور تمسا کیا؟  
**ہنگش**۔ مولائے رومی قضا و قدر کے بکث میں فرماتے ہیں۔

(شعری دفتر سوم ص ۵)  
آں کیے مردِ دو مو آدشتاب

پیش یک آئینہ دار ستطاب  
گفت از ریشم سفیدی کن جدا

کہ عروس نو گزیم اسی فتا  
ریش او بربید و کل پیش ہناد

گفت تو بگزیں مرا کا سے فتاد  
یعنی ایک شخص نے جس کے منہ پر چند گنتی کے بال تھے ایک

آئینہ دار شخص سے کہا۔ کہ بھائی میری داڑھی سے سفید بالوں  
کو چن کر ذرا نکال دیجئے۔ کیونکہ میں ایک نئی دھن کو گھر میں لانے

والا ہوں۔ اُس نے جھٹ پٹ اُترے سے تمام داڑھی کا  
صفا کر کے برتن میں رکھ کر کہا۔ بابا مجھے ابھی بہت کام

رہنے ہیں۔ اس لئے اپنی داڑھی میں سے سفید بالوں کو چن

تصویر کرتے ہیں (دوہم) ہم پانچ وقت نماز پڑھتے  
ہیں آپ نے اُن میں تریم کر کے تین کر دی ہیں۔

(۱۱) ہم ازواجِ مطہرات رسول اللہ کو حکیم کلام اللہ  
روانہ و اجلہ امھا لقہم) اپنی مائیں بلکہ اُن سے بھی

زیادہ قابلِ عزت و احترام سمجھتی ہیں۔ اور آپ اُن کو نہایت  
بلکہ دین تک بولنے سے دریغ نہیں کرتے۔

(۱۲) ہم اے اصولِ دین میں ہیں۔ اور آپ کے پانچ۔  
(۱۳) ہم حسین ابن علیؑ کو زمین پریش و گیر و گمان

کے فوت شدہ یقین کرتے ہیں۔ اور آپ اُن کو  
آسمانی پر۔ اندیں صودت آپ شیعانِ علیؑ کی

قبر کا نمونہ بنا کر عجیبہ مندی بت پرستوں کی طرح  
پوجا پاٹ میں مشغول ہیں۔ حالانکہ آپ کے دھی

کا فرمودہ ہے (من جدّ قتلوا و مثل مثالا  
فقتل خراج عن الاسلام) یعنی جس نے فرضی قبر

کی مرث کی یا کسی چیز کا شال بنایا۔ یعنی قبر کا نمونہ یا  
در حقیقت وہ شخص اسلام کے دائرہ سے نکل گیا۔

ایسے ہزار ہا کے روی اور مخالفت کی مثالیں ہیں۔ کہاں  
تک شمار کرتا جاؤں گا۔

**کلب علی**۔ آپ نے جو کچھ کہا ہم نے اُس کو بغور سنا۔ لیکن آخری  
فقہہ ۱۱ میں آپ نے ایک ایسی انوکھی بات سنائی

کہ جس کی وجہ سے مجھے مجبوراً کہنا پڑے گا۔ کہ آپ  
صحیح الدراغ نہیں ہیں۔ یہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے

صحیح الدراغ نہیں ہیں۔ یہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے

ادنیٰ سے تبدیل کر رہے ہیں۔

**بنگش**۔ اُف نادان بے خیر از علمِ ادیان۔ میں نے ایک چھپے ہوئے رستم کو ظاہر کیا۔ جس کی طرف عام نیوگو ویسی خدا کا رانہ توجہ نہیں جیسی کہ ہونی چاہیے۔ اس میں ایک شیعہ بیڑوں کی تب خفت و سبکی ہوتی جبکہ ابوطالب اپنے بیٹے مولا علیؑ سے کم ہوتے۔

**سنو لاؤل**، مذہباً دونوں ایک ہیں۔ کافی اور نیز مجالس المؤمنین صفحہ ۷ میں ہے (مَنْ اَعْتَقَدَ اَنَّ ابُو طَالِبَ مَاتَ كَاْفِرًا لَقِيَ كَاْفِرًا) یعنی ابوطالب کو کافر جاننے والا کافر ہے۔ پس اس حدیث ضعیف کے بموجب علیؑ و ابوطالب مذہباً ایک ہوئے۔

**دوہ** شجاعت میں بھی مساوی ہیں۔ (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۳۲) در شبیکہ حضرت رسولؐ معراج رفت۔ حضرت ابوطالب علیہ السلام آں حضرت را بجائے خود نیافت۔ اندرین تشویش و اضطراب بود تا حضرت از آسمان فرو درآمد۔ و چون ابوطالب آنحضرت را دید شاد شدہ با کفار قریش خطاب کرد۔ بخدا سوگند اگر امشب اور امیدیم یکے از شما را زندہ نہ کنی گدا شتم۔ یعنی معراج کی رات میں جب رسول خدا کو ابوطالب نے باوجود تلاش کے نہ پایا۔ تو بہت متفکر ہوا۔ لیکن جب آسمان سے اُترے۔ اور ابوطالب نے اُن کو دیکھا۔ تو بہت خوش

ہو کر علیحدہ کر دیئے پس اس طرح سے کوئی مجتہد یا آلِ ابوطالب کا کوئی فرد اگر انکاری ہوا۔ تو بس ایک ہی حد میں اُن کی دستاویز فضیلت کو بفضلہ، اوراقِ پریشان کی طرح سانسے رکھ دوں گا۔ **کلب علی**۔ یان مجھے یاد آیا۔ آپ ہمارے شیعہ سادات کو بجائے آلِ رسولؐ آلِ علیؑ سے بھی دریغ کرتے ہوئے آلِ ابوطالب سے منسوب کرتے ہیں۔ گویا آپ اُن کی تزیل میں کوتاہاں ہیں۔ جو قابلِ انوس ہے۔

**بنگش**۔ کیا جھوٹ ہے۔ وہ آپ کے کولا کا والد ماجد نہیں اور نیز حسبِ فرمودہ امام جعفر (آلِ ابوطالب بحباب جلی وعقد بیدار تلتاوا ستین) کافی کتاب الحجۃ۔ یعنی ابوطالب بظاہر کافر تھا۔ لیکن علیؑ اپنی اجد کے حساب سے اس کو مسلمان کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اُس نے انگلیوں پر زبانی کھ کی گنتی پوری فرمائی تھی۔ لاکھ اب بھی ہندوستان کے شیعہ بیڑوں میں وہی رتل جعفر رائج ہیں اور اسی کے ذریعہ خبریاں تیار کر رہے ہیں۔

اور اسی حساب سے اپنے نوروز کو سالِ بسال چوہے گدھے دیو پر سوار بتلا رہے ہیں۔ اور شیعوں کو اُن پر ایمان چھمے۔ ورنہ نہ کوئی نوروز مناتا اور نہ کوئی جنتی فروخت ہوتی۔ لہذا اس سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ شیعہ سیدِ پیچ آلِ ابوطالب ہیں۔ **کلب علی**۔ میرا اعتراض تو آپ کی گفتگو سے بھی ثابت ہوا کہ آپ ہمارے شیعہ بیڑوں کے اعلیٰ پوزیشن کو

ہوا۔ اور دل شاد ہو کر شہر مکہ کے کافروں کو مخاطب کر کے دھمکایا۔ کہ اگر آج رات میں ان کو نہ دیکھنا۔ تو تم سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑتا۔ اب اس کی زیادہ بہادری کیا ہوگی۔ کہ تنہا ابو طالب تھیں ایک لاکھ آباؤ کی نظر میں نہیں لاتے۔ اور صاحب الفقار سمرقند فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کے مقابل میں آپ کے عقیدہ کے مطابق جنین بن کر خلافت حقہ سے دست بردار ہوا۔

سوم۔ دونوں اہلبیت میں بھی داخل ہیں۔ جیسا کہ مجلس المؤمنین ص ۳۷) ابو طالب نیز داخل اہل بیت است یعنی ابو طالب بھی داخل اہل بیت ہیں۔ چنانچہ آیت تطہیر کے اندر بھی آگئے۔ چنانچہ۔ دونوں جنتی ہیں۔ (حیات القلوب جلد دوم ص ۳۷) حضرت ابو طالب ایک سال بومار خدیجہ برافض جناب انتقال فرمود۔ یعنی ابو طالب نے خدیجہ کے بعد انتقال فرما کر گلشن ہائے جنت میں داخل ہوا۔

چہم۔ دعوے درود و سلام میں بھی کیاں حق دار حیات القیوم جلد دوم ص ۳۲ حضرت ابو طالب علیہ السلام جیسا کہ فقہ دوم میں مذکور ہوا۔ ایضاً جلد اول ص ۵۹۔ ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یکھ درود میں بھی اپنے بیٹے جی صاحب علاوہ رسول اللہ کے ساتھ بھی ہم بلہ ہیں۔

ششم۔ درجہ شفاعت میں شاید پیغمبر سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے حیدر و صفدر چہ رسد۔ مجلس المؤمنین ص ۳۷۔ امیر المؤمنین فرمود۔ (والذی بعث محمدًا علیہ السلام بالحق بشیرًا و نذیرًا) کو شفعہ ابنی کل مذہب علی وجہ الرحمن یشفعہ فیہم یعنی فرمایا علی نے مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضرت محمد کو جی رسول کر کے بھیجا ہے۔ کہ اگر میرا باب ابو طالب تمام روئے زمین کے گنہگاروں کیسے خدا کے اُس سفارش فرماتے۔ تو البتہ ضرور خدا اسی کی شفاعت کو قبول فرماتا۔ کتب علی برنا اور محوئی کیا۔ تم نے درجہ اور منزلت ابو طالب کا درشتوں کی تو مجال نہیں کہ بلا آج کچھ بول سکیں جبکہ قرآن مجید (الا من انزلنا الرحمن وقال صوابا) اسی طرح کوئی پیغمبر بھی بغیر اذن خدا کے شفاعت نہیں کر سکتا۔ (من ذالذہ یشفع عندہ الا باذنہ۔ لیکن ابو طالب ایسی ویسی پابندیوں سے مستثنیٰ ہیں۔ صرف لب کشائی کی دیر ہے پھر نوب شیعوں کا بیڑا پار۔ (ای شیخہ اولاد امجاد ابو طالب)۔ اپنے حقیقی نسب کو چھپا کر آل رسول کے خطاب ناصواب پر فخر کرنے والو! یاد رکھو۔ وہ دن بہت نزدیک آ رہا ہے۔ جبکہ (فاذا انفخ فی الصور فلا

کلب علی۔ آپ جیسا مشتاق طہراق کسی کے مکر کا شکا ہو۔ بسا عجیب  
بنگش۔ برادر آپ کے موہنے بھی ابو سائے اشتری سے دھوکہ کھایا۔

کلب علی۔ کیا آپ ایسے مکار غدار کو جس نے آپ کو انتشار میں ڈال دیا ہے نقاب کر کے باقی خلق خدا کو اس کے رد باہ بازارہ آزار سے بچانے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

بنگش۔ بیشک ایسے سیاہ گوش ناحق گوش کو روپوش رکھنا درست نہیں۔ لیکن یک نشہ و بیشہ کو برتن کر سکتے ہوئے اس کے اجزا کو منتقم باقوش پر چھوڑتا ہوں۔

کلب علی۔ آپ کا یہ جواب یکس میرے لئے ہرگز موجب تسکین نہیں۔

بنگش۔ قوت مدد کو کام میں لا کر آپ میرے ذیل کے شر سے اس شکم بندہ کو معلوم کر سکتے ہیں۔

۵

سیاہ چوہ سیاہ نامہ سیاہ کا سیاہ خانہ  
چو بوم شوم دائم از خود و از غیر بے گانہ  
کلب علی۔ آپ کا شعر موزون اور دل گستاخ ہے  
لیکن مقصد گستاخ نہیں کچھ زیادہ وضاحت ہو  
تو نمون ہوں گا۔

انساب بینہم توصیہ و کلا یتاءون) یعنی چھونکا جائیگا صورت سرافیں کا پھر تو نہ نب کام آئیگا اور نہ اس جس عارضی کی کوئی پریشانی ہوگی۔ آل رسول کے خطاب سے سوائے حصول دولت و شکراؤں کے اور کیا حاصل۔ نہ معلوم اس قدر درجات عالیہ کے باوجود جو چھ نمبروں میں درج ہوا آل ابوطالب کو عار سمجھنا جو معنی دارد۔

کلب علی۔ میں نے تو بطور شکوہ کے اظہار کیا۔ اور آپ نے خامہ دشمنہ کا کام لیکر ایک طومار سنایا۔

بنگش۔ میں تو زیر ارشاد (وما علینا الا ان نسلح) کس بشند و یا نشند من گفتگوئے میکنم..... کلب علی۔ بسا ہے۔ آپ نے ایک شیعوہ من کے بضوف دعویٰ شکرت دار کیا جو خارج بھی ہو گیا۔

بنگش۔ ہاں (قلک الا یا مہم ندا و کھا بین الناس) گاہے جہاں گاہے چلیں۔

کلب علی۔ ایک مبلغ کا فرض ہوتا ہے کہ وہ مخالفین کے ہر قسم کے ایذا و استہزاء سے اعراض کرتا ہوتا اپنے تبلیغی مقصد کی طرف متوجہ رہا کرے۔ اندر حالت غصہ میں اگر انتقام لینے کی کوشش کرنا آپ جیسے منطبق کے حسب حال نہیں۔

بنگش۔ آپ کی اس قدر افزائی کا مشکور ہوں۔ مگر کیا کرو مجھے دھوکہ دیا گیا۔ ورنہ میں ہرگز دعویٰ نہ کرتا۔ بلکہ چیں بہ جبیں بھی نہ ہوتا۔

بنگش۔ بس اسی قدر آپ کی خاطر کہہ سکتا ہوں (خود کو زہ و خود کو زہ گرو خود گلی کو زہ)

طلب علی۔ ساتھ ہی یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ بنگلو سے لیکر کچی سڑکی وغیرہ دیہات تک ہمارے سادات ذاکرین وغیرہ مومنین نے اپنے شیعہ دوست کے لئے دسویں محرم کو دعائے فتح کی تھی۔ سو اس کا نتیجہ آپ نے دیکھ لیا۔ کاش کہ یہ واقعہ آپ کیسے موجب عبرت ہو سکے۔

بنگش۔ ہرگز درختانِ سبز در لفظِ ہوشیار ہر ورق و فرشتہ معرفت کو دکار

آپ کو تعجب نہ ہونا چاہیے۔ موجب عبرت بھی ہوا ہے اور باعث معرفت اور خبرت بھی۔ باور نہ ہوتو امام باقر کی زبانی سنو۔ (حیات القلوب جلد اول منشا) ابراہیم گفت خدا ہر گاہ بندہ را دوست میدارد و عایش گفت راجس میکند تا از مناجات و سوال کند و طلبند و چون بندہ را دشمن میدارد۔ و عایش را زود

مستجاب کند۔ یاد دلش ناامیدی سے اٹکندیم یعنی فرمایا ہے ابراہیمؑ پھر میرے کہ خدا جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ اُس کی دعا جلدی قبول نہیں فرماتا تاکہ وہ بار بار اُس کی بارگاہِ قدس میں پیش ہوا کرتے اور جس کو دشمن رکھتا ہے۔ اُس کی دعا چٹ پٹ منظور کر کے دفع کر دیتا ہے۔ کیونکہ اُس کے منہوس چہرہ کو بار بار دیکھنا نہیں چاہتا۔ یہ کسی لالچہ کی گپ

نہیں۔ بلکہ حدیثِ امام ہے اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ دورِ افقِ خدا کے دشمن ہیں۔ اور اسی واسطے (دعا) ایشان را زود مستجاب میکند۔ خرم تکیں کسی بخاری ابن جعفر سے پوچھ کر کرنا چاہئے۔ یار زندہ صحبت باقی۔

## شیعوں کا لقب

کیا چیرے؟ (از مولانا محمد رفیع صاحب عباسی۔ بنارس)

صفیہ ہستی کے آغوش میں خدا جانے کتنے مذاہب اور مذاہبِ گردہ پرورش پاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب دوسرے مذہب سے باعتبار اصولی و فروع۔ عقائد و اعمال۔ طریقی عبادت و معاملات مختلف ہے۔ کوئی توحید کو منبع محاسن و محمد قرار دیتا ہے۔ کوئی تثلیث پرستی کو عاریجات خیال کرتا ہے۔ کوئی خدا پرستی کے نشے سے سرشار ہے۔ کوئی مخلوق پرستی میں سرگرم ہے۔ کوئی انسانی مساوات کا نوحہ کرتے۔ کوئی چھوٹ بھات پر مرتع ہے یا اس اختلاف رائے دروغ گوئی کے غیوم و غیوب ہونے پر تمام مذاہب متفق اللفظ ہیں۔ عالم خاکی کا کچھ بچہ ہا بات کا اقرار ہی ہے۔ کہ جھوٹ ایک رقیق اور ذلیل فعل ہے اس فعل کا کرنے والا ایک ذلیل انسان سمجھا جاتا ہے۔ زطل انسان سے اگر دریافت کیا جائے۔ تو وہ بلا تردد کہے گا کہ جھوٹ حشمتِ معائب منبعِ فسق و فجور مرزئیت ہے



لیکن اسی فرس خاکی پر ایک ایسا انوکھا مذہب بھی ہے کہ جھوٹ اس کے شرعیات کا جزو اعظم اور فرائض کا رکنِ اکبر ہے۔ ربحِ مسکون کی آبادی میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے عقیدہ میں دروغ گوئی عارِ نجات اور طغرائے امتیاز ہے۔ حفاظتِ دین و رع و تقویٰ و دینتِ امانت توحید رسالت عقائد اعمال کی صحت اس زمانے مذہب میں جھوٹ پر موقوف ہے۔ جھوٹ اعمالِ انسانی کا سر تاج ہے۔ یہ مذہب اپنے آپ کو شیعی کہتا ہے۔ قبل ازیں کرمِ ادعا و بالائی تصدیقِ شیعہ کتب معتبرہ سے کرائیں۔ مناسب ہے کہ کذب کے معنی از روئے لغت اور لغت کے معنی از روئے کتب شیعہ پہلے موضوعِ تحریر میں لائیں

### کافی شیعہ نگاہ میں

اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ہم شیعہ کتب کافی کو شہادت میں پیش کرنے والے ہیں مناسب ہے کہ کتاب مذکور کی حقیقتِ شیعہ سے مطلع کیا جائے۔ شیعوں میں یہ افسانہ عقیدہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ کہ امام مہدی سرین رائے کے غار میں چھپے بیٹھے ہیں۔ ابتدا میں امام موصوف نے سفراء مقرر کئے تھے سفیدوں کے ذریعہ سے پیامِ سلام و مسانین شیعہ و امام تھا کرتا تھا۔ اس سفارت کے عہد سعید کو غیبیتِ صغریٰ کہتے ہیں۔ سفارت کے بعد کے عہد کو غیبیتِ بکری سے یاد کرتے ہیں۔ سفارت کے عہد سعید کے آخری سفیر ابو الحسن کے عہد مبارک میں شیعوں کے مجتہد علی الاطلاق ثقتہ الاسلام محدث محمد بن یعقوب کلینی (شاگرد رشید علی بن ابراہیم بن اعدیہ بزرگ

یہ رتبہ بلند واجبِ جس کو مل گیا

ہر مدعی کے واسطے واردِ رسن کہاں

دنیا علم میں اس کتاب سے زیادہ ثقہ و معتبر کتاب کوئی

نہیں۔ ثقہ کا معنی

اسی کافی شریف کے اصول میں ہے کہ :-

وَلَقَدْ قَالَ يَوْسُفُ ابْنُهَا  
أَنكُم لَارْقُونَ وَاللَّهِ مَا كَا  
سَرَقُوا شَيْئًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ  
أَفِي سَقِيمٍ وَاللَّهِ مَا كَانَ سَقِيمًا  
اصول کافی ص ۸۴

عبارت ترمومہ بالا سے معلوم ہوا کہ ایک شخص چور نہیں ہے۔ مگر تم اُسے چور کہہ سکتے ہو۔ ایک شخص بیمار نہیں مگر وہ اپنے کو بیمار کہہ سکتا ہے۔ خلافِ ضمیر جب چاہوں بول سکتے ہو تو یہ کہنے سے خلافِ ضمیر ہوئے۔

کذب کے معنی لغت کی رو سے دور حاضرہ کی مشہور ترین کتاب النبی الکبیر میں مرقوم ہے۔

کذب... ضد صدق اجلو | جھوٹ... سچائی کی ضد ہے  
عن اشجی بخلاف ما هو من | خبر دنیا کسی چیز سے اپنے علم کے  
و علم بہ۔ | خلاف۔

شیعی مذہب کے علماء کی نہایت سیٹھ مقدسات بالاسی  
بھی لانا سچ شکل تیار کر کے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ اخذ تہیہ  
میں آسانی ہو۔ ہونہاء تہیہ خلاف ضمیر کہنے کو کہتے ہیں۔  
بر خلاف ضمیر کہنا جھوٹ ہے۔ لہذا تہیہ جھوٹ ہے۔

ثابت ہوا کہ تہیہ اور جھوٹ ایک ہی معنی کے دو لفظ ہیں  
اب ہم تہیہ کی ضرورت شیعی مذہب میں دکھاتے ہیں۔  
آج کی صحبت میں صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہیں

قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عمران تسعة

اعشار الدین فی النقیۃ کے ۹ حصہ نجد دس کے تہیہ  
ولادین لمن لا تہیۃ لہ میں میں شخص تہیہ نہ کرے اسکا  
و النقیۃ فی کل شیء الی | پاس دین نہیں تہیہ چیز میں سے  
فلا یبید و المسح علی النقیۃ | سوا نبیذ پیچے اور موزوں پر  
اصول کافی ص ۱۲۸۔ | مسح کرنے کے۔

امام جعفر علیہ السلام کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ  
دین کے دس حصوں میں ۹ حصہ جھوٹ بولنے میں اور ایک حصہ  
باقی عبادات میں ہے۔ اگر ایک شخص فاسق فاجر بدکار

بے نمازی شرابی چڑا باز رجزہ نہ رکھنے والا۔ توحید الہی کا  
شکر رسالت کا انکاری اگر جھوٹ بولتا ہو۔ تو اس کے ہاتھ  
۹ حصہ دین کا لگ گیا۔ ایک حصہ دین نہ ہے۔ اور ایک شخص  
بیک نمازی شعوہات کا پابند منہیات سے متحرز احکام خداوندی  
کا مطیع توحید کا قائل رسالت کا سقر ہو۔ مگر دقتی سے جھوٹ  
نہ بولتا ہو۔ تو اس کے ہاتھ سے ۹ حصہ دین نکل گیا صرف

ایک حصہ باقی رہا۔ دنیا کا کوئی بے وقوف انسان کیا سچ  
بول کر دین کے ۹ حصے کھو دیگا۔ اور صرف ایک حصہ اختیار  
کرے گا؟ اس عقیدہ کے مطابق اگر کوئی شرک باری کا قائل ہو  
رسالت محمدی سے انکاری ہو۔ تحریف قرآن کی اشاعت کرنا  
ہو۔ اعمال تبوہ کا ترک ہو۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ یہ سب  
جھوٹ ہیں جو جھوٹ بولتا ہے۔ وہ پکا مومن ہے۔ یہ تو  
شیعی شریعت ہوئی۔ اب شریعت اسلام کا حکم جھوٹ کے  
متعلق سنئے۔

انما یفتویٰ الکذب الذین | جھوٹ وہی لوگ گھڑتے ہیں جو۔  
لا یؤمنون واولئک | اللہ کی آیات پر ایمان نہیں  
ہم الکاذبون۔ | رکھتے ہیں۔ اور یہی لوگ جھوٹے  
عذاب الیم بما کانوا یکذبون | ہیں۔ بہت جھوٹ بولنے  
کے ان کو دردناک عذاب ہوگا۔

ان احکام خداوندی کو سن کر ایک عثمان کا دل تھرجاتا  
ہے۔ اور انب اٹھتا ہے۔ لیکن ایک شیعی اسی کو شیر مار  
سمجھتا ہے۔

نکلم من عائب قولاصحیحا و ائمنه من الھنم السقیم  
فزان پاک شد و ایمانوں کو دروغ گوئی سے نجات دے  
انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

بہارِ گلِ دل آسودہ را بکار آید  
کہ دلِ طول بود گلِ بدیدہ خفا آید

## تشر و امتنان

۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء میں جب ذیل اصحاب نے جریدہ و  
مجلس حزب الانصار کی اعانت فرما کر منوں فرمایا :-  
شیخ عبدالحجید صاحب نے سکھر سے پانچ خریداروں کا چندہ  
بھجوادیا۔ قاضی عبدالغفور صاحب اراٹوی اور قاضی سلطان  
صاحب نے ایک ایک خریدار کا چندہ اپنی گز سے ادا کیا علاوہ  
ازیں ۷ حضرات نے بغیر کسی تحریک کے جریدہ کی خریداری  
قبول فرمائی ہے۔ شہر بھر میں حزب الانصار کے ارکان میں  
دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جب ذیل رقوم علاوہ چندہ  
ارکان کے بطور امداد وصول ہوئی ہیں :-

حاجی محمد سعید صاحب خواجہ مہتمم (علیہ السلام) نمازیان مسجد  
جامع المکوال ملتان، حافظ فضل بن صاحب پٹنہ والہ علیہ السلام  
میان محمد عظیم صاحب پراچہ ریزہ علیہ السلام، سید احمد شاہ صاحب شمیم  
ساہیوال علیہ السلام، عبدالغفار و خان و میرزی شیش بھرہ علیہ السلام  
غلام محمد الدین صاحب گوجرانوالہ علیہ السلام، مولوی غلام حق صاحب جک علیہ السلام، مولوی لکپور علیہ السلام، جزا علیہ السلام خیر الحبز علیہ السلام

سرفضل حسین اپنے عہدہ جلیلہ سے علیحدہ ہونے والے  
ہیں۔ آپ کی جانشینی کا مسئلہ مسلمان ہند کیسے  
اضطراب افزا ثابت ہو رہا ہے۔ سنا گیا ہے کہ مسلمان  
ہند کے متفقہ صدرائے اجتماعی بلند کرنے کے باوجود  
گورنمنٹ برطانیہ ظفر اللہ قادیانی کو دایرے بہادر  
کی ایجنسیوں کو نسل کا ممبر نامزد کرتا چاہتی ہے۔ فضل حسین  
بھی ظفر اللہ کی تائید کر رہے ہیں۔ پچاس سالہ قوم  
فروشی و غداری، اسلام دشمنی و مکاری، اور انگریزی  
کا صلہ حکومت کے دروازہ سے قادیانیوں کو پٹنے

## ہم اعلان کرتے ہیں

کہ ظفر اللہ کا تقرر اسلامی مقاصد کیلئے سقم قاتل ہے  
ظفر اللہ آٹھ کروڑ مسلمان ہند کو کافر سمجھتا ہے۔  
لہذا وہ کافروں (یعنی مسلمانوں) کی حمایت کی بجائے  
اپنے چند ہزار ہم عقیدہ قادیانیوں کے مقاصد کی حمایت  
کرنے کے لئے فرض سمجھ گیا۔

برہمنیت و قصبہ کے مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو  
اس فتنہ عظیم سے خبردار کریں۔ اور ظفر اللہ کے اسلام  
تقر کے خلاف آواز بلند کر کے اپنے ریزہ پوشی و سیر  
بہادر کے پاس ارسال کریں :-

۱۳۱۱ ج ضلع لاکپور علیہ السلام، جزا علیہ السلام خیر الحبز علیہ السلام

# تضمین

بر نظم سلطان العلوم اعلیٰ حضرت خسرو کن خلد المملکت و سلطنت

(انعام ملت سید شاہ قلندر پیران قادری دھلی عاقل شاہی جن پین ریاست مسیور حال مقیم نڈیا ریاست مسیور)

ز حسن گنج خفی نور تو خدا کردند | فضائے عالم کونین پر ضیا کردند  
بہمین باب تو باب دو کون واکرند | امین محفل ہر دوسرا ترا کردند !

اساس منزل سستی ز تو بیا کردند

کہ ذات پاک ترا شیخ رہنما کردند

خوش آمدی و خدای روی ز جادۂ عشق | رسد تان علیٰ منزل اودت و عشق  
چرا کنیم نہ زیب گلو بتلادۂ عشق | بہ زم کون ہمہ بنگریم زادۂ عشق

بجا حق ازل ریختند بادۂ عشق

ریشہ جمع ہم در دوم صفا کردند

محبط حق نہ جیبہ از موئے دو کون | فروغ حسن نہ کس دید در سر دو کون  
مبارع حسن نہ بخشید در بہائے دو کون | غرور حسن پوشید در روئے دو کون

دو حسن نہ تجید در فضائے دو کون

مگر بدینہ این خستہ جاں کہ جا کردند

نہو زمت البت اندر میکشان جہاں | نہ جرحہ نہ کہ پوشند در ازل قوساں

مگر زمیکدہ عشق سلبیل رواں | شدہ است کوثر و نسیم نذر بادہ کشاں

کلبہ میکدہ کردند وقف پیر معاں !

بروئے جرحہ کشاں باب خلد واکرند

تصحیح بر رسالہ شش اسلام ۱۰۲۲ صفحہ ۳۸ کالم اول سطر ۱۱ و ۱۲ میں لفظ ابتداء کی بجائے انبیا طبع ہو گیا ہے  
یہ کتب کی غلطی ہے۔ قارئین دونوں حکم درست کر لیں۔ (دیں)

وجودِ عرض شدہ از تو لے شہِ نولاک | نشانِ ارفیح تو کے رسد ز فرشِ ادراک  
ترا زینِ فضلے سماچہ باشد باک | گذشتی از سیرِ سدرہ قرینِ ایزد پاک

بساطِ قرب کشیدند چوں سیرِ افلاک

بہ زیرِ پائے تو لے شاہِ دوسرا کردند

ز جوہرِ چرخ شدہ بندہ تو آوارہ !! | نہادہ سینہ صد جاکے دلِ دو صد پارہ  
باشتیاق تو منہ پڑ بگ سیارہ | کوم نہا نظرے نہر کن بہ ناکا زہ !

بہ چارہ سازی دنگانِ بے چارہ

نگاہِ لطف ترا مایہ شغف کردند

توئی زمین و زماں را وسیلہٴ اعظم | توئی ابنِ دو عالم توئی امانِ احم !!  
توئی نصیرِ جگر خستہ گانِ دہنِ الم | توئی بمرزہٴ امید خلقِ ابرِ کرم

ہر اک کہ از عرب و روم و شام و سند و عجم

رسید بر درِ تو حاجتِش روا کردند

نگاہ کنُ بنِ خستہ دلِ ز چشمِ کرم | برائے صحتِ ناسورِ غم توئی مرہم  
تو از توسطِ شاہِ دکن ز فیضِ اتم | بساز کارِ فقیراں پے وجہِ اذِ قلم

ہر آنکہ از عرب و روم و شام و سند و عجم

رسید بر درِ تو حاجتِش روا کردند

ز دا عیانِ محبتِ گذشتِ مہر و وفا | کہے ندیم از آناں بجز ادائے جفا  
اگر ز خوبیِ تقدیر گشتِ بختِ رسا | فدائے سنگِ در آستانِ شومِ مولا

سپاسِ بختِ کہ برد گشتِ رساند مرا

چہ جائے شکوہ کہ با من شہا جہا کردند

بیا کہ خوش گذری در سوادِ جانِ عثمان | کہ جانِ زار مرا بہت تو توان عثمان  
تو مرہم است نگہ کنُ بختِ گانِ عثمان | بانِ ابرِ کرم باشِ سائبانِ عثمان

قدش کہ سایہ نباشد طفیل آں عثمان  
 ہزار شکر ترا سایہ خدا کردند  
 زہد یست نہال صد آرزو عثمان | کہ گشت شاہ و کن ای خجستہ خوقنان  
 ریاض ہند ز تو یافت رنگ و بو عثمان | بباغ دیر سدا باش شجر و عثمان  
 قدش کہ سایہ نباشد طفیل او عثمان  
 ہزار شکر ترا سایہ خدا کردند

## گلدستہ اخبار

کے ساتھ جس میں جوڈیش کشتہ اور ایڈیشنل کشتہ شامل تھے۔ اس کا اپیل پیش ہوا۔ اپیل کی سماعت شروع ہونے کے انتظار میں نھو رام عدالت کے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مسلمان نے اُسے آگے بڑھ کر پکڑ لیا۔ اور دوسرے نے چاقو کے ذریعہ اس کا پیٹ چاک کر دیا۔ نھو رام ہسپتال میں پہنچ کر مر گیا۔ کہا جاتا ہے کہ حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ اکتوبر بمقام قادیان عظیم الشان تبلیغی کانفرنس منعقد ہوگی۔ ایک صد کے قریب علمائے کرام شمولیت کا وعدہ کر چکے ہیں۔ مرکز کفر و ارتداد میں علم اسلام بلند کر سکیا سہرا احرار اسلام کے سر پر ہے۔ قادیان میں جامع محمدیہ کے لئے زمین بھی خرید لی گئی ہے۔ مبلغین کلاس میں ۴۴ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مسلم بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے پرائمری سکول بھی کھول دیا گیا ہے۔

مورخہ یکم و ۲۔ جب ۳۵ھ بمقام سیال شریف حضرت اشرف الاولیاء خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہوگا۔ قصور میں ایک ہندو یا لاشاہ پتوہن اسلام کا مقدمہ حل رہا تھا۔ عدالت سے اُسے خفیف سزا ہوئی۔ سزا کی مخالفت عدالت بالائیں اُسے مراخمہ دائر کر رکھا تھا۔ ۱۷ ستمبر ۳۵ھ تمام کے پاء مجھے اُسے کسی نے قتل کر دیا۔ ایک مسلمان مسیحی محمد صدیق کو بالزام قتل گرفتار کیا گیا ہے۔ سندھ کے ایک ہندو نھو رام نے کتاب تاریخ اسلام تصنیف کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا تھا۔ اُس نے اپنی کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی تھی۔ مسلمانوں کے احتجاج پر حکومت نے اُس پر مقدمہ چلایا۔ سشن جج حیدر آباد نے اُسے ڈیڑھ سال قید با مشقت کی سزا دی۔ نھو رام نے اس سزا کے خلاف اپیل دائر کی۔ اپیل کی سماعت کیلئے ۲۰ ستمبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔ عدالتی بیچ

# دعوتِ عمل

حزب الانصار کے مقاصد و اغراض و طریقہ عمل سرورق نیا پر درج ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ سوچے کہ کیا کام اسلام اور مسلمانوں کے فائدے کے ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں جب توفیق حصہ لے۔ افسوس ہے کہ احصاف نے آج تک اس ضروری امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ ذیل کے طریقوں سے آپ اس پوجے کی بھاری دیا سکتے ہیں۔  
۱۔ اپنی بھاری آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر کریں۔ جو ماہ بہ ماہ حزب کو پہنچاتے ہیں اس کے رکن بن کر اور دوسروں کو رکن بننے کی ترغیب دے کر اس کا حلقہ کار وسیع کیجئے۔

۲۔ اپنی زکوٰۃ صدقہ و غیرت اگر سب نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم غزنیہ کے غریب نادار طلباء و ادیبان و یتیم و یتیم و یتیم کی عطا فرمائیں جن کی تعلیم و تربیت و تہذیب و تہذیب کا ذمہ حزب الانصار نے لے رکھا ہے۔

۳۔ نامہ رسالہ شمس الاسلام کی اشاعت وسیع کرنے میں سعی و تلاش۔ یتیم و مساکین و غریب و کوارہ سلم سچے جہاں میں ان کو تعلیم و تربیت کیجئے۔ دارالعلوم غزنیہ بھیرہ میں بھیجیں تاکہ جری محبت کے اثر سے چکر اسلام کے سچے خادم بن سکیں۔  
۴۔ اپنے بچوں کو دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کی واسطے دارالعلوم غزنیہ میں بھیجیں۔ چار سال میں محمدی قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ امان مساجد کو مجبور کریں۔ کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو تعلیم کیلئے بھیجیں۔  
۵۔ اہل علم حضرات رسالہ کی قلمی اعانت سے دریغ نہ فرماویں۔ اور مخیر حضرات کا فرض ہے۔ کہ کتابیں بچہ پاس سے خرید کر کتب خانہ حزب الانصار کیلئے وقف فرمائیں۔ تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام لے سکیں۔ جن کتب کی ضرورت ہے وہ بذریعہ استفسار معلوم کر لیں۔ بھیرہ کے اپنے علاقہ میں غیر مذاہب کی تبلیغی جدوجہد و دیگر کالیف سے مطلع فرماتے رہا کریں۔ اور اگر ضرورت ہو تو حزب الانصار کے مبلغین طلب فرما کر تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام کریں۔

۸۔ اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہوں تو شعبہ تبلیغ حزب الانصار میں اپنا نام درج کریں۔

## ناظم حزب الانصار بھیرہ پنچ باب



مَنْ انْصَارَ إِلَى اللَّهِ

اگر آپ دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب الانصار کی مدد کیجئے۔ ہاتھ بڑھائیے۔ اس کے سرگرم بن کر اس کے مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے۔ آج سات سال سے یہ جماعت نہایت خاموشی کیساتھ سرگرم عمل ہے جو جتنی تعلیم کیلئے اعلیٰ پیمانہ پر خارج مسجد حیدر میں دارالعلوم عزیزیہ قائم ہے۔ ہاتھ رسالہ شمس الاسلام اور مبلغین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ دیہات کی جاہل مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرانے اور امنہیں انقض و مزارایت کے دائمی ذریعہ سے نجات دلانے کے لئے بڑی سرگرمی سے کام لہ رہا ہے مفصل حالات بذریعہ خطوط ثابت معلوم ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے رسالہ شمس الاسلام کا خریدار رہنا یا اس کی اشاعت وسیع کرنے میں اولاد دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف پر جلد از جلد سبکدوش کر دیں۔ حزب الانصار کے تمام کارکن مفت کام کر رہے ہیں صرف طباعت و کتابت و کاغذ کے مصارف پر پورے کرنے کیلئے جدوجہد سے کام لینا پڑتا ہے۔ یقین ہائے کہ رسالہ کا ہر ماہ کسی جگہ جانا ایک نئے عالم بیعت اور مناظر کے جانے کے برابر ہے کہ کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ رہے جہاں رسالہ نہ جانا ہو۔ اہل وہ اور اہل محلہ شہید کر کے اپنے امام مسجد کے نام جاری کرائیں ایسے اہل ایمان مساجد کا فرض ہے۔ کہ رسالہ کے مضامین سے مسلمانوں کو ہر ماہ آگاہ کر دیا کریں۔ مندرجہ ذیل تبلیغی کتب و مفت شمس الاسلام سے مل سکتی ہیں :-

۱۲۔ حقیقت شیعہ مولفہ مولیٰ قطبی شاہ صاحب۔ اس کتاب میں ثبوت کیا گیا ہے کہ مذہب شیعہ کا تمام دار و مدار صرف جھوٹ پر ہے قیمت ۱۰/-

اجتناب الحنفیہ - سندھ عربی عجم کے صدر العلماء کا متفقہ فتویٰ دوبارہ کفر و ارتداد و مرئیان و باطن و دوبارہ عدم خود نکاح زن نسبیہ باہر و شیعہ وغیرہ قیمت ۱۰ روپے علاوہ ازیں ہر قسم کی شیعہ کتب ملنے سے سزا ہے۔

میں نے مسالہ: اللہ کے نام پر پھر چھپایا